نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمود مدظلہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

اسلامی اقدار کا نقیب

ایک روپیہ

انتخاب میں سیٹیں حاصل کرنیوالی جماعت سوادِ اعظم نہیں ہو سکتی

بے ہنگم شور اور بے لگام فتوے

ملتان کے لیل و نہار ، اصلاحِ معاشرہ مہم ، میاں عبدالرحمٰن ، چوہدری ارشد وفاقی وزیر بولتے ہیں ، اتحاد کی دعوت اور فرقہ واریت کا مظاہرہ ، زلف و زنجیر ، شہر شہر سے ، دارالعوام اور مسائل ، طلباء کی سرگرمیاں :

۸ تا ۱۴ ستمبر ۱۹۷۸ء شمارہ نمبر ۱۹

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی

(جناب عبدالوہاب برق مرزاپوری)

کیوں نہ دے تجھ کو مشیت ہدیۂ آستہ باد
تیرا دم سرمایۂ ناموس قومی اتحاد

جس نے کی تاراج اقلیم بساطِ آرزو
جس کے ڈر سے ویراں ویراں تھی صراطِ آرزو
لوٹ لی جس نے متاعِ انبساطِ آرزو
روندتا تھا پاؤں سے جو کہ بساطِ آرزو
تیرے ہاتھوں ہٹ گیا وہ مہرۂ شر و فساد
تیرا دم سرمایۂ ناموسِ قومی اتحاد

موشگافی سیاست ہے تری منّت پذیر
جذبۂ جمہوریّت دامِ تشخّص کا اسیر
تیرے نقشِ پا پہ سجدہ ریز نظم دار و گیر
تو امامِ حریّت اور سرفروشوں کا امیر
پا گئے تیری جلو میں منزلِ راہِ مراد
تیرا دم سرمایۂ ناموسِ قومی اتحاد

لب پہ جب کھلتے ہیں سخن دل نوازی کے کنول
اپنے پہلو میں لئے رہتے ہیں ہر مسئلے کا حل
ہے نہیں یاں عالمِ کردار میں تیرا بدل
شخصیت تیری ہے اک سرچشمۂ ذوقِ عمل
تو نے کر دیں پھر سے تازہ وہ روایاتِ جہاد
تیرا دم سرمایۂ ناموسِ قومی اتحاد

آبروئے حریت تیری جسارت کو سلام
والہانہ جذبۂ ذوقِ شہادت کو سلام
ولولہ انگیز کردارِ قیادت کو سلام
آمریت کش شریفانہ بغاوت کو سلام
اے کہ بطلِ حریّت سرخیلِ صف ہائے جہاد
تیرا دم سرمایۂ ناموسِ قومی اتحاد



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴۹

جمعۃ المبارک ۸ دسمبر ۷۸ء ۔ ۷ محرم ۹۹

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی



بدل اشتراک

سالانہ
۴۵ ـــــ روپے

ششماہی
۲۳ ـــــ روپے

سہ ماہی ـــــ ۱۱/۵۰ روپے

فی پرچہ

قیمت ایک روپیہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان



شریعت بنچوں کا اعلان

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں اولین قدم کے طور پر ہائیکورٹوں میں شریعت بنچ اور سپریم کورٹ میں شریعت اپیل بنچ کے قیام کا اعلان گزشتہ ہفتہ اپنی نشری تقریر میں کر دیا۔ صدر نے اپنی تقریر میں کہا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے علاوہ کوئی بھی شہری کسی قانون کی اسلامی حیثیت کے تعین کے لئے شریعت بنچوں سے رجوع کر سکے گا۔ کوئی بھی کورٹ فیس نہیں لی جائے گی۔ چیف جسٹس ان بنچوں کے لئے شریعت اور فقہ کے ماہرین تجویز کریں گے۔ اور اپیل بنچ کے فیصلے کو کسی دوسری عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ صدر نے اپنے اعلان میں کہا کہ ہر شریعت بنچ کو وکلاء اور علماء کے ایک ایک پینل کی خدمات بھی میسر ہوں گی۔ اور پینل میں شامل علماء کو حدیث و فقہ پر مکمل عبور حاصل ہوگا۔

صدر کے حالیہ اعلان کا پوری قوم نے متفقہ طور پر پر جوش خیر مقدم کیا ہے اور ہر مکتب فکر کے زعماء نے ان اقدامات کو سراہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حالیہ اعلان کو اسلامی نظام کے نفاذ کے ضمن میں ابتدائی قدم ہی کہا جائیگا۔ اگر بتدریج اور پیہم اس قسم کے اعلان ہوتے رہے اور انجام کار مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ کرنے کی سعادت صدر جنرل **ضیاء الحق** اور انکی حکومت کے حصہ میں آگئی تو تاسیس پاکستان کے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔ جنہیں آج تک برسر اقتدار طبقہ عوام کی بے پناہ قربانیوں اور آرزؤوں کے برعکس فراموش کرتا چلا آیا ہے۔

صدر صاحب کے حالیہ اعلان اور اس نوعیت کے دیگر اقدامات کے عزم سے پوری ملت اسلامیہ کو آس بندھی ہے کہ تحریک پاکستان اور تحریک نظام مصطفٰے میں دی گئیں قربانیاں ضرور رنگ لائیں گی۔ اور اس مملکت خداداد میں اسلام کا نظام عدل و مساوات ضرور نافذ ہو کر رہے گا۔ اور اگر خدانخواستہ بعض جزوی اقدامات ہی کے ذریعہ سے عوام کو بہلانے کی کوشش کی گئی تو وہ دن دور نہیں جب پوری قوم ایک مرتبہ پھر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند کھڑی ہو جائے گی۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے گی جب تک مکمل طور پر اسلام کا نظام عدل و خیر نافذ نہ ہو جائے۔

یہ درست ہے کہ بعض نا عاقبت اندیشوں نے صوبائیت اور فرقہ واریت کے نام سے ملت اسلامیہ کو تقسیم کرنے اور لڑانے کی کوششیں کی ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ لیکن قوم ان کی ان تمام چالوں کو ناکام بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ اسلام کے نام پر آج بھی کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔ صوبائیت اور فرقہ واریت کے حاملین نے خود بھی اپنا حشر دیکھ لیا ہے کہ قوم کی غالب اکثریت انہیں گھاس ڈالنے کے لئے آمادہ نہیں۔ خصوصاً مذہب کے ان اجارہ داروں کو اپنی مذموم و مسموم کوششوں میں منہ کی کھانی پڑی جب وہ مذہب کے نام پر بھائی کو بھائی سے لڑانے کے لئے کر رہے تھے۔ سُنیّت کے ان ٹھیکیداروں کو ان کے طویل و عریض دوروں، تخریبی کانفرنسوں اور منفی نعروں نے ذلت و رسوائی کے علاوہ انہیں کچھ نہ دیا۔ ان کی مساعی سے اگر کسی کو فائدہ پہنچا ہے تو وہ لادین عنصر ہے جن کے خلاف تحریک نظام مصطفٰے میں گرم گرم خون کا نذرانہ پیش کیا گیا تھا۔

ایسے ہی مٹھی بھر طبقہ کو یہ پروپیگنڈہ کرنے کا موقع ملا کہ اسلام کا نام لینے والے اور نظام مصطفٰے کے نفاذ کا دعویٰ کرنے والے باہم دست و گریباں ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض سادہ لوح اب اس قسم کی باتیں کرتے سنے گئے ہیں کہ اس ملک میں کبھی اسلام نافذ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ خود حاملین اسلام تھکا فضیحتی میں مبتلا۔ اور ایک دوسرے کے خلاف توپیں تانے ہوئے ہیں۔

اب انہیں کون سمجھائے کہ یہ طبقہ جو آج فرقہ واریت کے نام پر اسلامیان پاکستان کو تو تکار میں الجھانا چاہتا ہے ہر دور میں یہی کچھ کرتا رہا ہے۔ انہیں اس تاریخ سے کون آگاہ کرے کہ جب بھی اہل اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا وقت قریب ہوتا ہے تو ان کے کفریہ فتووں کا رخ اہل اسلام کی طرف ہو جاتا ہے، اور یہ اس لئے اول فول پر اتر آتے ہیں کہ اسلامی نظام کے نفاذ کی بیل منڈھے نہ چڑھنے پائے۔ کیونکہ اسلام کا نظام عدل اگر اس ملک میں نافذ ہو گیا تو ان پیران تسمہ پا کا وہ وجود یکبارگی ختم ہو جائے گا جو یہ عامۃ المسلمین سے نذرانوں کی صورت میں بٹور رہتے ہیں اور اس طرح سے عقابوں کے نشیمن ان زاغوں کے تصرف سے آزاد ہو جائیں گے۔

اس موقعہ پر ہم اسلامیان پاکستان سے پر زور اپیل کریں گے کہ وہ اپنی متحدہ قوتوں کو برقرار رکھتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں تاآنکہ اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کی منزل کو پانے میں کامیاب و کامران ہو جائیں اور یہ ارض پاک گہوارۂ امن و عافیت بن جائے، نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ارض وطن، میں بسنے والے ہر شخص کے لئے خواہ وہ کسی بھی مذہب و عقیدے سے تعلق رکھتا ہو۔

ہم صدر ضیاء الحق سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ جتنی جلد ممکن ہو اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کا اہتمام کریں تاکہ ان کے وعدوں کی، تکمیل کے ساتھ ساتھ دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا وہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔

یہ بات تو حکومت کے علم میں یقیناً ہو گی کہ ایک طبقہ در پردہ تخریبی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور وہ چاہتا ہے کہ حکومت اسلامی نظام کے نفاذ میں ناکام ہو جائے۔ تاکہ اسلام کے خلاف کھلے بندوں، پروپیگنڈہ کرنے کا موقعہ فراہم ہو جائے اور لوگوں کو یہ باور کرایا جا سکے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں چودہ سو سالہ پرانا اسلام نہیں چل سکتا۔ ان حالات و واقعات کے پیش نظر بھی صدر صاحب کو اسلامی نظام کی تنفیذ کے معاملے میں غیر ضروری تاخیر سے کام نہیں لینا چاہئے"!

مسلم لیگ کو متحد کرنے کی کوشش

پاکستان مسلم لیگ جو تادم تحریر دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے ایک مرتبہ پھر جنرل محمد ضیاء الحق کی ذاتی کوششوں کے نتیجہ میں اپنی اپنی مصالحتی کمیٹیوں کے ذریعہ باہم مذاکرات پر آمادہ ہو گئی ہے۔ بلکہ دونوں گروپوں کی کمیٹیوں، نے صدر ضیاء الحق سے ملاقات کے بعد ایک دوسرے سے، وفاقی جناب محمد علی ہوتی کی قیام گاہ پر ملاقات بھی کی ہے اور اخباری اطلاع کے مطابق یہ ملاقات خاصے خوشگوار ماحول میں ہوئی۔

اس سلسلہ میں پگارا لیگ کے جنرل سیکرٹری جناب ایس ایم ظفر نے سرحد کے لیگی رہنماؤں سے ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اور انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ دونوں مسلم لیگیں جلد ہی متحد ہو جائیں گی۔ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کو بھی تازہ ترین صورت حال سے باخبر رکھا جا رہا دونوں گروپوں کے رہنماؤں کے علاوہ اتحاد کی طرف سے نامزد کردہ مصالحتی کمیٹی کے ممبر نوابزادہ نصر اللہ خاں بھی ہسپتال میں جا کر مفتی صاحب سے ملے ہیں۔

صدر صاحب کی کوششوں سے اگر مسلم لیگ ایک بار پھر متحد ہو گئی تو ملک اور قوم، ہونے والے نقصان سے بچ جائیں گے وہاں خود صدر صاحب کا بھی یہ کارنامہ ہو گا کہ انہوں نے دو مختلف سمتوں میں چلنے والے قافلوں کا رخ ایک سمت کی طرف موڑ دیا ہے جو راست سمت ہے اور جسے اتحاد و اتفاق کی سمت کہا جاتا ہے اور جو ہر دور میں ملک و قوم کے لئے مفید رہا ہے۔

قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود بھی علالت کے باوجود سر تو کوشش کر رہے ہیں کہ مسلم لیگ متحد ہو جائے اور افتراق و انتشار کی کو خیرباد کہہ دے۔ مفتی صاحب مایوس کن حالات کے باوجود پُر امید رہے ہیں کہ وہ قوم کا مورل بلند رکھنے کی غرض سے یہی کہتے رہے ہیں کہ دونوں دھڑوں کی مصالحت کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب پیر صاحب پگارا نے قومی اتحاد کی نامزد کردہ کمیٹی (جو کہ نوابزادہ نصر اللہ خاں اور میاں محمد طفیل پر مشتمل تھی) کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو اس وقت بھی مفتی صاحب نے اپنے منصب کا خیال رکھتے ہوئے یہی کہا کہ پیر صاحب کے بیانات کی طرف نہ جائیں۔ مصالحت کے امکانات اب بھی ہیں۔

خدا کرے کہ قارئین کے ہاتھوں میں موجودہ شمارہ پہنچنے سے قبل ہی مصالحت ہو جائے۔ تاکہ مایوسی کے بادل چھٹ جائیں۔ اور مسلم لیگ قومی اتحاد کے شانہ بشانہ اسلامی نظام کی تنفیذ میں برابر کردار ادا کرے

سانحۂ ارتحال

ترجمان اسلام کے کہنہ مشق خوشنویس جناب جنید اشرف کے والد سید مصطفٰے علی اخضر بریلوی کا ۱۸ نومبر ۱۹۷۸ء کو دہلی (بھارت) کے جیون ہسپتال میں بعمر ۷۰ سال انتقال ہو گیا۔ مرحوم فن سپہ گری کے استاد تھے آپ کے شاگردوں میں قائد اعظم محمد علی جناح اور ڈاکٹر ذاکر حسین سمیت ہزاروں افراد شامل ہیں۔ آپ بہترین خطاط اور عمدہ شاعر بھی تھے خداوند کریم مرحوم کو گوشۂ رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ ترجمان اسلام مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

(ادارہ)

از مولانا منور حسین صدیقی
خطیب سنہری مسجد ـــــ لاہور

داستان

زلف و زنجیر

حبش کی تپتی ہوئی خاک سے اڑ کر جن ذروں نے عرش کی بلندیوں پر اپنا آشیانہ بنایا، ان میں ایک حبشی نژاد عبداللہ اسود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

غلامی کی زندگی نے ان کے دل کی خاکستر کو اس طرح روند ڈالا تھا کہ ایک بجھے ہوئے چراغ کی طرح ان کی زندگی کی ساری امنگوں نے دم توڑ دیا تھا۔

کہتے ہیں کہ زلف جاناں کی جو خوشبو مدینہ سے اڑ کر خطۂ زمین میں دور دور تک پھیل گئی تھی ایک دن انہیں بھی محسوس ہوگئی، کسی راہ گیر نے ان سے کہا کہ۔

تم نے کچھ سنا ہے؟ دنیا کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کے لئے مدینہ میں ایک نئی پناہ گاہ کھلی ہے رحمتوں کے پیکر میں آسمان سے کوئی عجیب و غریب انسان اترا ہے دلوں کے کتنے ہی ویرانے اس کے قدم کی آہٹ سے آباد ہو گئے ہیں۔ مظلوموں زیر دستوں اور مسکینوں کے لئے اس کی شفقتوں کی گود ہمیشہ ہی کھلی رہتی ہے۔ ان کی پلکوں کے سائے میں ہر وقت کرم کا دریا لہراتا رہتا ہے۔ اس کی شاداب نگاہیں جلتے ہوئے زخموں کے لئے تسکین کا مرہم ہیں۔ ان کے ہونٹوں کا تبسم بجھی ہوئی خاکستر کے لئے زندگی کی بشارت ہے۔

جلدی کرو امیدوں کے قافلے زمین کے کناروں سے سمٹتے ہوئے آرہے ہیں تم بھی ان کی اڑائی ہوئی گرد میں شامل ہو جاؤ۔ اگر خوبی قسمت سے تم مدینہ کے نخلستان میں پہنچ گئے تو تمہاری پامال زندگی جگمگا اٹھے گی۔

یہ خبر سن کر حضرت عبداللہ کی آنکھیں فرط مسرت سے چمک اٹھیں۔ انہوں نے عالم تحیر میں دریافت کیا کہ کیا تم سچ کہتے ہو؟ اپنی سرشت کا کوئی نیا انسان ہو۔ تو البتہ ایسا ہو سکتا ہے، ورنہ آج کی بھری دنیا میں مظلوموں اور زیر دستوں کا کون حامی ہے۔ روئے زمین کے غم نصیب میٹھے بول کو ترس گئے ہیں۔ بھلا انہیں کہاں شفقتوں کی گود میسر آسکتی ہے اگر ایسا واقعہ رونما ہوا ہے تو بہت اچنبھے کی بات ہے۔

راہ گیر نے پر جوش لہجے میں جواب دیا کہ اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو مدینہ اسی خطۂ زمین پر واقع ہے۔ تم وہاں جا کر تجربہ کر لو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ انسانی پیکر میں ضرور ہے لیکن وہ اس دنیا کا انسان نہیں معلوم ہوتا۔ اس کے وجود کا سر رشتہ کسی اور عالم سے ملتا ہے۔

اس گفتگو کے بعد عبداللہ رضؓ کے سینہ میں ایک ایسی آتش شوق بھڑک اٹھی کہ جس نے ان کی ہستی کا صبر و قرار چھین لیا۔ آنکھوں کی نیند اڑ گئی، بے تاب آرزوؤں کی راتیں قیامت کی طرح دراز ہو گئیں۔ ویرانوں سے انس بڑھ گیا۔ آبادیوں سے وحشت ہونے لگی، یکایک ایک دن انہیں پتہ چلا کہ ملک شام کا کوئی قافلہ مدینہ کے نخلستان سے ہوتا ہوا مکہ جا رہا ہے۔ یہ خبر معلوم کر کے ان کا چہرہ کھل گیا۔ ان کی پیشانی سے بشاشت کا نور ٹپکنے لگا۔ وہ اضطراب شوق کی بے خودی میں اٹھے اور قافلے کی گزرگاہ پر کھڑے ہو گئے۔

کئی دن کے انتظار کے بعد ایک دن دور سے انہیں اڑتے ہوئے غبار کا طوفان نظر آیا۔ قافلے کی علامت دیکھ کر ان کی روح پر فرحت و انبساط کے بادل چھا گئے، غم کا سارا بوجھ اتر گیا۔ شب و روز چلتے چلتے بالآخر ایک دن حجاز کی سرزمین داخل ہو گئے۔ کچھ اور فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک منزل پر قافلہ کے لوگوں نے مدینے کے راستے کی نشان دہی کر کے انہیں رخصت کیا۔

اب وہ اکیلے ہی مدینے کی طرف چل رہے تھے۔ جذب شوق کے علاوہ اب کوئی ان کا شریک سفر نہ تھا۔ متواتر کئی دن کی مسافت کے بعد انہیں کھجوروں کے جھنڈ نظر آئے ان کے دل نے بے ساختہ آواز دی کہ شاید یہی وہ مدینے کا نخلستان ہے جس کی گود میں مظلوموں کی پناہ گاہ ہے۔ کچھ اور فاصلہ طے کیا تو مدینے کی پہاڑیاں چمکنے لگیں۔ چند قدم چل کر اب مدینے کی وہ آبادی نظر کے سامنے تھی جہاں پہنچنے کے لئے دل میں جذبہ شوق کا تلاطم برپا تھا۔

ایک وارفتہ حال دیوانے کی طرح جیسے ہی وہ مدینے میں داخل ہوئے گلی کوچوں میں وہ، لوگوں سے اپنی منزل مقصود کا پتہ پوچھنے لگے ان کی بے قراری دیکھ کر ایک صاحب انہیں، مسجد نبوی صؐ کے دروازے تک پہنچا کر واپس ہو گئے۔ مسجد کے فرش پر کونین کے شہنشاہ مدینے کے مسکینوں کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے تھے۔

حضرت عبداللہ کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جمال و نور کی زیبائی خود آواز دے رہی تھی کہ آؤ گوہر مقصود یہاں ہے۔ جیسے ہی چہرۂ انور پر نظر پڑی دل کا عالم زیر و زبر ہو گیا۔ جذبہ شوق کی بے خودی میں آگے بڑھے اور قدموں

پر سر رکھ دیا۔ آنکھوں کی راہ سے قلب و روح کا سارا غبار دھل گیا۔ روئے زمین کی روندی ہوئی ایک مشت خاک اس قدم کے نیچے آگئی جو کائنات کی سب سے باعزت جگہ تھی۔

مدتوں کی ایک پیاسی روح چشمۂ رحمت سے سیراب ہو چکنے کے بعد اسلام و ایمان کے رشتے سے ہمیشہ کے لئے منسلک ہو گئی۔

آرام و آسائش کے باغِ فردوس میں پہنچ کر بالکل پہلی مرتبہ وہ روحانی مسرتوں کی ایک نئی زندگی سے روشناس ہوئے۔ اب عبداللہ اسودؓ کسی رہ گزر کا سنگریزہ نہیں تھے سینۂ صدف میں پرورش پانے والے گوہر کی طرح محفوظ تھے، جدھر نکل جاتے ایسا لگتا کہ شفقت و اعزاز کی ہر آغوش انہی کے لئے کھلی ہے۔ کبھی جس کا چوکھٹ پر کھڑے رہنا باعث عار تھا۔ آج اسے پلکوں پہ جگہ مل گئی تھی، آسمان سے اترنے والے اس نئے انسان کی آواز میں کتنا حیرت انگیز جادو تھا، جس نے پلک جھپکتے ہزاروں برس کا مزاج بدل دیا تھا۔

مدینے میں انسانی زندگی کا جو نیا پیمانہ رائج ہوا تھا اسے دیکھ دیکھ کر حضرت عبداللہ حیران رہا کرتے تھے۔ بارگاہِ رسالت کی شفقتوں نے انہیں اس طرح سینے سے لگا لیا کہ وہ اپنی پامال زندگی کا سارا غم بھول گئے۔ مسجد نبویؐ کا صحن ان کی ساری امیدوں کا آشیانہ بن گیا تھا۔ کونین کی نعمتوں کے مرکز میں ان کے لئے کس بات کی کمی تھی۔ ہر وقت وہ عشق و عرفان کی بستی میں مسرور رہا کرتے تھے۔ ایک دن شام کا خوشگوار موسم تھا۔ زلف معنبر کی خوشبو سے سارا مدینہ مہک اٹھا تھا۔ جلووں کی بکھری ہوئی چاندنی میں در و دیوار چمک رہے تھے، اسی عالم میں حضرت عبداللہ اسود رضؓ اپنی جگہ سے اٹھے اور بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوئے۔

آج ان کی حاضری کا انداز بالکل نرالا تھا۔ منہ کھول کر شاید کچھ کہنا چاہتے تھے کہ سرکارؐ نے بھی ان کے مچلتے ہوئے شوق کا عالم محسوس فرما لیا، ارشاد فرمایا کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ یہ سننا تھا کہ اچانک صبر و ضبط کا پیمانہ ٹوٹ گیا، پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اور روتے بھی کہاں؟ آخر اس سرکار کے سوا اس گیتی پر اشکوں کے گوہر کا شناسا بھی کون تھا؟

سرکارؐ نے اپنی آستین میں ان کی آنکھوں کے آنسو جذب کرتے ہوئے فرمایا، اس طرح پھوٹ پھوٹ کر مت روؤ، رحمت و کرم کا آبگینہ بڑا نازک ہوتا ہے، میں تمہارا معروضۂ شوق سننے کے لئے ویسے ہی تیار ہوں اپنا مدعا بیان کرو۔

اپنے دل گداز جذبات پر قابو پانے کے بعد انہوں نے اپنی تمنا کا یوں اظہار کیا۔

سرکارؐ کے قدموں میں آجانے کے بعد زندگی کی ساری آرزو پوری ہو گئی ہے آخرت کا بھی کوئی غم نہیں ہے کہ اس کے لئے سرکارؐ کے دامن کا سہارا بہت کافی ہے۔ اب زندگی کی رفاقت کے لئے عہد شباب کی صرف ایک تمنا باقی رہ گئی ہے، اور وہ ہے شادی!

حضورؐ! کئی جگہ نکاح کا پیغام بھیجا لیکن کہیں بھی قبول نہیں کیا گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ، ایک سیاہ فام حبشی جس کا نہ کوئی گھر ہے نہ در نہ کوئی کمائی ہے نہ دھمائی ہے۔ ایسے خانہ بدوش شخص کو کون اپنی لڑکی دے گا؟

حضورؐ کی چوکھٹ سے لگے رہنے کے علاوہ میرے پاس ہمت ہی کیا ہے کہ میں زندگی کے اسباب فراہم کر دوں۔ ساری کونین تو اسی در پہ سمٹ آئی ہے اب میں اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ سرکارؐ کے دستِ کرم میں کیا نہیں ہے؟ قسمت کی یہ پیچ بھی کھل ہی جائے گی بس ایک نگاہِ کرم کی دیر ہے۔

کچھ اس دردناک عجز و نیاز کے ساتھ انہوں نے اپنی سرگزشتِ غم بیان کی کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیار آگیا۔ تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

اپنے دل کو آزردہ نہ کرو۔ تمہارے رشتۂ نکاح کا میں ذمہ لیتا ہوں۔ جاؤ بنو کعب کے قبیلے کے سردار کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دے۔

یہ حکم سنتے ہی حضرت عبداللہؓ کا چہرہ فرطِ مسرت سے پھول کی طرح کھل گیا۔ وہ جانتے تھے کہ جو لوگ حضورؐ کے حکم پر اپنی جان دے رہے ہیں وہ اپنی لڑکی دینے سے کیونکر انکار کر سکیں گے انہیں سب سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل دوشیزہ بارگاہِ رسالتؐ سے ان کے نکاح کے لئے نامزد کی گئی ہے۔

دوسرے دن علی الصبح خوشی کی ترنگ میں اٹھے اور سیدھے بنو کلب کے قبیلے کی طرف روانہ ہو گئے آج کامیابی کی نشاط میں ان کے قدم زمین پر نہیں پڑ رہے تھے، انہیں زندگی میں پہلی مرتبہ خوشی کا یہ لمحہ میسر آیا تھا۔ قبیلے کے سردار کے دروازے پر پہنچ کر انہوں نے دستک دی۔ اندر سے آواز آئی کون دروازے پر دستک دے رہا ہے؟

جواب دیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، سردارِ قبیلہ کے نام ان کا ایک خاص پیغام لے کر آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سنتے ہی دلوں کی سرزمین ہل گئی، سارے گھر میں خوشی کا ایک تہلکہ مچ گیا۔ دوڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے دروازہ کھولا۔ اے زہے نصیب! میرے آقا نے کیا پیغام بھیجا ہے۔ اس سے بڑھ اور کیا میری زندگی کی معراج ہو گی۔ کہ آج سرکار کی چشم کرم میری طرف متوجہ ہو گئی۔

قاصد کو اعزاز کی مسند پر بٹھایا اور خود، گوش بر آواز بند کھڑے ہو گئے۔ گھر کی مستورات اور فرخندہ فال صاحب زادی بھی دروازے سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔

انتہائی شوق انتظار کے عالم میں حضرت عبداللہ رضؓ نے سرکارؐ کا یہ پیغام سنایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی صاحبزادی کے نام میرے پیغامِ نکاح بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ اسے قبول کر لیں۔

یہ سن کر سردارِ قبیلہ پر ایک سکتے کی کیفیت طاری ہو گئی۔ عجیب کش مکش کا عالم تھا۔ ایک طرف آقائے کونینؐ کا حکم تھا جو کسی طرح بھی ٹالا نہیں جا سکتا تھا۔ اور دوسری

طرف اپنی شہرۂ آفاق بیٹی کا مستقبل نظر انداز کرنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ اسی کشمکش و پیچ کے عالم میں وہ کچھ دیر خاموش رہے۔

حضرت عبداللہ رضہ نے ان کی خاموشی سے یہ محسوس کیا کہ انہیں یہ رشتہ منظور نہیں ہے فوراً وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ شاید یہ رشتہ آپ کو منظور نہیں ہے، اس لئے اب میں واپس جا رہا ہوں۔ سرکارؐ کے سامنے آپ کی اس کیفیت کا اظہار کر دوں گا۔ یہ کہہ کر جیسے ہی وہ دروازے کے باہر نکلے سردارِ قبیلہ کی صاحبزادی چہرے پر نقاب ڈالے دروازے پر آ کھڑی ہوئی اور ایک اضطراب انگیز انداز میں آواز دی۔

رسول عربیؐ کے معزز قاصد واپس لوٹ آؤ اللہ کے رسولؐ کا بھیجا ہوا پیغام میرے نام ہے میرے ماں باپ کے نام نہیں ہے آزردہ خاطر ہو کر نہ جاؤ مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔

یہ سنتے ہی قاصد کے قدم رک گئے اور وہ واپس پلٹ آیا۔ اس کے بعد صاحب زادی اپنے باپ سے مخاطب ہوئی۔

ابا جان! آپ کیا سوچ رہے ہیں دونوں جہان میں اس سے معزز رشتہ اور کہاں سے مل سکتا ہے۔ آپ یہ نہیں خیال فرماتے کہ کل محشر کی زمین پر سارے جہان کی لڑکیوں میں یہ فخر صرف آپ کی بیٹی کو حاصل ہو گا کہ اس کا رشتہ نکاح سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے طے فرمایا تھا۔ اصل اعزاز وہاں کا ہے یہاں کی چھوٹی عزت و شہرت میں کیا رکھا ہے۔ ہمارے خاندان کے لئے رہتی دنیا تک برقرار رہنے والی یہ عزت کیا کم ہے کہ اللہ کے حبیبؐ کی نگاہِ انتخاب ہمارے گھر پر پڑی ہے غلاموں کی بھری آبادی میں لڑکیوں کی کب کمی ہے کہ سرکارؐ کی نوازش بے پایاں کے مستحق ہم ہوئے۔

بیٹی کی یہ گفتگو سن کر باپ کے سوچنے کا انداز اس طرح یک لخت بدل گیا جیسے کوئی چونک کر پُر پیچ راستے سے پلٹ آئے، فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے قاصد سے مخاطب ہوئے۔

سرکارؐ سے کہہ دینا کہ فرمانِ عالی سر آنکھوں پر ہے حضورؐ جب چاہیں میں عقدِ نکاح کی مہم سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔

یہ جواب سن کر حضرت عبداللہ رضہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی، مسرتوں کے غبار میں جھومتے ہوئے وہ بارگاہِ رسالتؐ کی طرف واپس لوٹے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے ہی یہ بشارت سنائی۔ حضورؐ قبیلے کے سردار نے رشتہ نکاح منظور کر لیا ہے۔ اس کی بیٹی بھی سرکار کے حکم کی تعمیل میں سربکف ہے۔

یہ سن کر حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر اب دیر کیا ہے، جاؤ نکاح کا انتظام کرو، بازار سے ضروری سامان خرید لاؤ، سامان کی خریداری کے لئے سرکار نے انہیں چند درہم عنایت فرمائے اور وہ بازار کی طرف روانہ ہو گئے۔

راستے میں جس سے بھی ملاقات ہوتی اسے خوشی کی ترنگ میں یہ خبر سناتے ہوئے کہا، سرکارؐ نے فلاں سردار کی بیٹی سے میرا رشتہ نکاح فرما دیا ہے۔ نکاح کی مجلس میں آپ ضرور تشریف لائیے گا۔

بازار میں انہوں نے جیسے ہی قدم رکھا ایک منادی کی آواز کان میں گونجی۔ میدانِ جنگ سے سلام نے اپنے جان نثاروں آواز دی ہے سرفروش مجاہدین کا لشکر تیار کھڑا ہے۔ کوثر کی شراب کے متوالو چلو۔ خون سے بھیگی ہوئی سرزمین پر جنت کے اترنے کے دن آ گئے، خوش بختیوں کے میدان میں سبقت لے جانا چاہتا ہے آگے بڑھے اور بے نقاب جلووں کا تماشہ دیکھے۔

یہ آواز سن کر حضرت عبداللہؓ چونک گئے فیصلہ کرنے میں ایک لمحے سے زیادہ تاخیر نہیں ہوئی۔ انہوں نے سوچا کہ مومن کی تمام خوشی تو اسلام کے دامن سے ہی وابستہ ہے، دین کی عزت کا پرچم سلامت رہا تو زندگی میں مسرت و انبساط کی لاکھوں ساعتیں آ سکتی ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ اسلام ہی کا سورج گہن میں آ گیا تو شادی کے لمحات کو خون آلود ہونے سے کون بچا سکتا ہے۔

یہ سوچ کر انہوں نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا اور جو پیسے وہ شادی کا سامان خریدنے کے لئے لائے تھے ان سے سامانِ جنگ خرید لیا۔ اور چپکے سے لشکر کے ساتھ ہو گئے۔ اس اندیشے سے کہ کہیں سرکار ہمیں واپس نہ کر دے انہوں نے اپنا سارا جسم کالے کمبل میں ڈھانپ لیا تھا تا کہ کوئی پہچان بھی نہ سکے اور اسی ڈر سے جب تک وہ میدانِ جنگ تک نہ پہنچ گئے لشکر میں شامل نہیں ہوئے کنارے کنارے چلتے رہے۔

اسلام کی زندگی کے لئے ذرہ یہ سرفروشی کا اشتیاق تو ملاحظہ فرمائیے۔ وہ اس لئے چھپ رہے تھے کہ کوئی انہیں میدانِ جنگ کی طرف جانے سے نہ روک دے۔ اور آج کا نوجوان اس لئے چھپانے کی جگہ تلاش کرتا ہے کہ کوئی اسے میدانِ جنگ کی طرف نہ لے جائے۔

میدانِ جنگ میں پہنچ کر دونوں طرف کی فوجیں صف آرا ہو گئیں۔ جب خوب گھمسان کا رن چھڑ گیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے دیکھا کہ کالے کمبل میں لپٹا ہوا کوئی شخص بجلی کی سی تیزی کے ساتھ تلوار چلا رہا ہے۔ صرف اس کا ہاتھ نظر آ رہا تھا، باقی تمام بدن چھپا ہوا تھا۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاتھ کی گردش کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ عبداللہ اسود رضہ ہیں۔ لیکن وہ یہاں کیسے، وہ تو مدینے میں نکاح کی تیاری کر رہے تھے۔ چند صحابہ رضہ نے بھی تصدیق کی کہ یہ عبداللہ اسود رضہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کی فتح مبین پر جب جنگ ختم ہوئی تو سرکارؐ نے حکم دیا کہ شہیدوں اور زخمیوں کی لاشیں الگ الگ کی جائیں۔ چند شہداء کرام کی لاشیں اکٹھی کی گئیں تو دیکھا کہ عبداللہ اسود رضہ کی گردن پر خون کی ایک سرخ لکیر پھیلی ہوئی ہے آنکھیں بند تھیں اور پھول کی طرح چہرہ کھلا جا رہا تھا ان کی نعش جیسے ہی نظر کے سامنے آئی سرکارؐ آبدیدہ ہو گئے اور ارشاد فرمایا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ عبداللہ اسود رضی اللہ عنہ کے لئے جنت کو دلہن کی طرح سنوارا گیا ہے حورانِ جناں انہیں اپنے جھرمٹ میں لئے ہوئے عالمِ جاوید کا دولہا بنا رہی ہیں"

گردشِ ایام

حافظ کے قلم سے

مفتی محمود کی قابلیت اور نصرت بھٹو کا تعاقب

لیجیے بیگم بھٹو بھی تربت میں نظر بندی کی عدت پوری ہونے سے قبل ہی عدالت عالیہ کے رحم و کرم کے باعث واردِ شہر ہوئیں، اور اب ان کا رخ مسلسل شہروں ہی کی طرف ہے۔ یہاں ان کا اپنے رفقاء سے مشورہ ہوتا ہی رہتا ہے، کہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے اور پھر حسبِ سابق اپنے لیے تخت بچھا لیا جائے۔ ان کی مجالسِ مشاورت میں سبھی کچھ طے پا جاتا ہے مگر مشکل یہی رہتی ہے کہ گھنٹی کون باندھے؟

بہرحال سابقہ بیگم اوّل جو اب "فاڑی" ہو چکی ہیں، اپنے ایک حالیہ بیان میں ارشاد فرماتی ہیں:

"مفتی محمود کے انٹرویو سے ان کی قابلیت پوری طرح آشکارا ہو گئی ہے"۔

مفتی صاحب کے انٹرویو آنے کے بعد ایک تو نورانی صاحب نے غنچۂ دہن کھولا اور نورانی کھتّہ سمیت پچکاری ماری کہ ان کا انٹرویو تضادات کا مجموعہ تھا۔ اس طرح نورانی کا سبھی جبّہ و قبہ رنگ رنگیلا ہو گیا۔ نورانی میاں خوش ہیں کہ ہینگ پھٹکری لگے بغیر ہی "ڈاڈھا" رنگ چڑھا ہے۔

یہ بتانا ہمارے لیے بھی مشکل ہے کہ سابقہ بیگم اوّل اور لاحقہ نورانی میاں احمد شاہ صدیقی میں کس طرح اتنی ہم آہنگی پائی جاتی ہے کہ دونوں بالکل اسی طرح کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان استعمال کرتے ہیں، جیسے عقل کے ہاتھوں لٹھ لیے پھرتے ہوں۔ بہرحال نہ ہمیں کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا حق ہے کہ یہ ان کا "اندرونی معاملہ" ہے۔ اور نہ ہی ہماری یہ خُو ہے کہ ہم کسی کو اپنی وضع بدلنے پر مجبور کریں۔ . . . اس ربط پر نورانی میاں ہی "گوہر افشانی" فرما دیں تو فرما دیں، ہر کسی کو یہ حق نہیں ہے۔

سابقہ بیگم اوّل سے احتراماً یہ پوچھنے کی کوشش کرنا یقیناً ایک مستحسن قدم ہو گا کہ آپ کو انٹرویو میں کون سی بات ناگوارِ طبع گزری، جو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، جناب خود میں کتنی بھی قابل ہوں مگر "عورت، عورت ہی ہے" اپنے شوہرِ نامدار کی اس عزت کے لیے تڑپتی ہیں جو انہوں نے ڈیرہ میں انتخابی میدان سے شکست کھا کر گنوائی تھی۔ قابلیت کا جو "جوہر" آپ تلاش کرتی ہیں وہ تو یقیناً مفتی محمود ایسے درویش اور فرشتہ خصلت انسان میں کہاں؟ نام کا بھی نہ ہو گا . . . اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ "جوہر" قائم دائم پایا جا سکتا ہے تو صرف مولانا کوثر نیازی، پیرزادہ، جناب ممتاز بھٹو اور مختار اعوان ایسے "پاک باز درویشوں اور فرشتوں" میں موجود ہے۔ یقیناً آپ بھی متعارف ہوں گی۔ جبھی تو ان کو عہدے، مناصب اور وزارتوں کے سلسلہ میں پُراعتماد پایا گیا تھا اور قوم کے سامنے پی پی پی کے "مہرے" اور "گل پرزے" بنا کر پیش کیا گیا۔

مفتی محمود . . . بے چارے کا ذہنِ رسا اتنی وسعت کا حامل کہاں جو موجودہ اور ماڈرن دور کی باریکیاں سمجھ سکے؟ یہ تو آپ محترمہ اور آپ کی بے نظیر آنسہ سلمہا رہ گئی ہیں جو ماڈرن دور کی نزاکت کا احساس لیے در بدر پھرتی ہیں، قوم کا غم دوش بدوش ہے، قوم کے لیے مرنا اور جینا، یہ طرزِ عمل آپ ایسی ہی مجاہدہ، زاہدہ، شب زندہ دار اور عبادت گزار ہی اپنا سکتی ہیں۔

اگر آپ کو کسی وجہ سے ہمارے ان نکات سے اختلاف ہو تو لیجیے ہم آپ کی اس مشکل میں بھی کام آنے کو تیار ہیں، اگرچہ آپ کی ناشکرگزاری کا احساس ہمیں موجود ہے۔

دراصل آپ نے جس ماحول میں آنکھیں کھولی ہیں وہ آپ کے شوہرِ تاجدار کا ہی پیدا کردہ تھا۔ ان کی لغت میں قابلیت کا معنی "عرفِ عام" میں قابلیت سے کچھ مختلف ہے کیونکہ ان کی ہر چیز کا "باوا آدم" ہی نرالا تھا۔ جیسے ابھی تک آپ بھی گنگناتی ہیں . . . .

امانت دیانت کے ساتھ سمگلنگ کر دی

باقی صفحہ ۱۰ پر

اللہ والوں کی دنیا

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

مہمان نوازی

جب اسلام کا سورج طلوع ہو کر اسلامیات کی روشن کرنیں چار دانگ عالم میں پھیلا رہی تھیں مصروف تھا یہ ان دنوں کا واقعہ ہے کہ حضرت عمرو بن العاص مصر کے گورنر تھے جب آپ کو سکندریہ کے فتح ہونے کی خبر ملی تو آپؓ نے اپنے ساتھیوں کو یہاں سے خیمے اکھاڑنے کی ہدایات دیں مگر جس وقت آپؓ کا خیمہ اکھاڑا جا رہا تھا تو آپ کی نظر اچانک کبوتر کے ایک آشیانہ پر جا پڑی جو خیمہ کے اندر تھا آپؓ نے حکم دیا کہ اس خیمہ کو نہ اکھاڑو کیونکہ اس کو اکھاڑا گیا تو ہمارے اس مہمان کو تکلیف ہوگی جس نے ہمارے اوپر اعتماد کر کے ہمارے ہاں بحیثیت مہمان تشریف فرما ہے غور فرمایئے کہ آپ نے ایک کبوتر کے آرام کے پیش نظر اپنے قیمتی خیمہ کو وہیں رہنے دیا جو "گورنر ہاؤس" کے لیے مخصوص تھا اور خود مع لشکر اسلامیہ اسکندریہ روانہ ہو گئے اور جب مشن کی تکمیل کے بعد واپس اس مقام پر تشریف لائے تو اسی خیمے کے قیام پر ایک نیا شہر قائم کرنے کا حکم دیا جس کا نام "فسطاط" رکھا گیا کیونکہ عربی زبان میں فسطاط خیمہ کو کہتے ہیں اس واقعہ کے علاوہ ایک دوسرا واقعہ بھی ایک مسلم حاکم کا ملاحظہ فرمایئے کہا جاتا ہے کہ خلیفہ مامون الرشید کے دوستوں میں سے ایک "قاضی یحییٰؒ" بھی خلیفہ کے بے تکلف دوست تھے اور وہ خلیفہ صاحب کے پاس اکثر رہا کرتے تھے حسبِ معمول ایک رات قاضی جی خلیفہ صاحب کے ہاں ٹھہرے ابھی قاضی صاحب اچھی طرح سوئے بھی نہیں ہوں گے کہ خلیفہ مامون الرشید صاحب کو کھانسی آ گئی مگر خلیفہ صاحب نے فوراً ایک کپڑا اٹھایا اور اس کپڑے کے زور سے اپنے منہ کو مضبوطی سے بند کر دیا اس خیال سے کہ کہیں کھانسی کی وجہ سے قاضی صاحب کے آرام میں خلل نہ آ جائے۔

(نوٹ) اب اپنے اندر بھی جھانکیے اور اپنے کردار کو دیکھیے کہ کہیں کوئی ہمسایہ یا مہمان کو آپ سے کوئی تکلیف تو نہیں ہے اگر واقعی معاملہ ایسا ہی ہے تو اصلاح کی کوشش کیجیے۔

طاقت اور صداقت کا مقابلہ

یہ تحقیق اور تاریخی واقعہ ان دنوں کا ہے جب حافظ القرآن والحدیث شیخنا، استاذ العلماء حضرت مولانا دنحو سنی صاحب راحت برکاتہم تعلیم سے فراغت کے بعد بہاول پور کے علاقہ اور اس کے گرد و نواح کو بدعات اور شرک کی بے دین فضا اور دلدل سے نکالنے کا پختہ عزم کر کے شب و روز سردی و گرمی کی پرواہ کیے بغیر قرآن و حدیث کے ذریعہ توحید خداوندی پھیلانے اور اصلاح معاشرہ کی غرض سے تبلیغی دورے فرما رہے تھے اس وقت بدعتی ماحول کے ایک علاقہ میں سے آپ کو ایک غریب آدمی نے تبلیغی دورے کی دعوت دی جسے آپ نے بلا تردد قبول فرما لیا اور گھوڑی پر سوار ہو کر آپ بلا خوف اپنے مشن کی تکمیل کے لیے جا رہے تھے بدعت گزیدہ گروہ کو چونکہ آپ کے اس خالص اسلامی دورے کا پہلے سے علم تھا اس لیے انہوں نے شیطان کو خوش کرنے کے لیے گھاٹیوں میں چھپ کر کمین گاہوں سے بندوقیں تان رکھی تھیں تاکہ گولیوں کی بوچھاڑ سے حضرت حافظ الحدیث امیر مرکزیہ جمعیۃ العلمائے اسلام مدظلہ العالی کو شہید کر دیا جائے جوں ہی اس کمین گاہ سے ان شیطانی ایجنٹوں نے بندوقوں کا منہ حضرت کی طرف کر کے گولیاں چھوڑیں تو حضرت شیخ مدظلہ العالی نے کہا "اللہ اکبر اللہ اکبر"، آپ نے حالات کی نزاکت کا اندازہ کر کے اپنے سہرائی میزبان کو اشارہ سے ہٹ جانے کی ہدایت کی اور اپنے دفاع سے روک دیا ان صاحب کی روایت کے مطابق مسلسل گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی اور حضرت بلا خوف "اللہ اکبر اللہ اکبر" کا ورد کر رہے تھے بالآخر جب سب گولیاں اکارت اور بے کار ثابت ہوئیں طاقت نے بھی اندازہ لگایا کہ اس صداقت کو شکست دینا ان کے اختیار سے باہر ہے تو کلہاڑیوں سے مسلح حملہ کر دیا گیا اور اپنے زعم میں حضرت شیخ کو شہید کر دیا گیا مگر ان کے چلے جانے کے بعد حضرت شیخ اپنے ہمراہی رفیق کے ذریعہ واپس آئے معتقدین اور متعلقین نے کافی زور لگایا کہ حضرت ان کے خلاف قانونی کارروائی ناگزیر ہے مگر صداقت کے علمبردار شیخ نے سختی سے منع فرما دیا اور فرمایا کہ بھائی میں نے احکم الحاکمین کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ جہاں مجھے انصاف کی پوری امید ہے کسی شاعر نے یقیناً اس موقع کی مناسبت کی ترجمانی کی ہے ؎

ادا ظالم ہنر آزمائیں
تو خنجر آزما ہم جگر آزمائیں

مگر خدا گواہ ہے کہ ظالم بلکہ اظلم کا خنجر اس مردِ مجاہد مومن کامل اور شیخ اکمل کے جگر سے طاقت کے باوجود

شکست کھا کر آزمائش میں ناکام نکلا اور مرکزی امیر جمعیت علمائے اسلام مدظلہ آج بھی کتاب و سنت کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔

شجاعتِ مسلم !

اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کی حق گوئی و بے باکی کی کثیر داستانیں ہیں جن کے دیکھنے سے آج بھی ہمارے سر فخر سے اونچے ہو جاتے ہیں ناول اور افسانہ نویس حضرات نے اس ذوق کو ہی شہید کر دیا ہے اس مضمون "اللہ والوں کی دنیا" میں اس ذوقِ مسلم کا احیاء مقصود ہے لہٰذا قارئین حضرات سے التماس ہے کہ اس غیر مربوط مگر سچے اور مبنی بر حقائق واقعات کو اپنے حلقہ احباب میں متعارف کرائیں تاکہ ہم خیر اندان کے دور سے پھر وابستہ ہو سکیں روایت ہے کہ سلطنت عباسیہ کے دور میں ابو جعفر منصور بڑا ظالم بادشاہ گزرا ہے ایک بار اس نے امام مالکؒ اور امام ابن طاؤسؒ کو اپنے دربار میں طلب کیا اثنا میں خلیفہ نے امام ابن طاؤسؒ سے فرمائش کی کہ اپنے والدؓ سے کوئی حدیث بیان کرو انہوں نے فرمایا حدثنی ابی اِنَّ اشد الناس یوم القیامۃ رجل اشرکہ اللہ فی سلطانہ فدخل علیہ الجور یعنی سب سے بڑھ کر قیامت میں اس کو عذاب دیا جائے گا جس کو خداوند قدوس نے اپنی سلطنت میں شریک کیا پھر اس نے ظالمانہ حکومت کی (اس حکم میں چھوٹے بڑے سب حاکم شامل ہیں) منصور ایسے ظالم حکمران کے سامنے یہ جرأت و شجاعت ان ہی کا کام تھا حضرت امام مالکؒ کو بھی ان کے قتل کیے جانے کا پورا یقین ہو گیا انہوں نے خون کے خوف سے اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیا خلیفہ سر جھکائے بیٹھا رہا پھر اس نے سر اٹھایا اور دوات مانگی انہوں نے نہیں دی اس نے پھر دوبارہ مانگی انہوں نے اب کی بار بھی کچھ پروانہ کی بالآخر اس نے دوات نہ دینے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے نہایت ہی شجاعت اور دلیری کے ساتھ جواب دیا کہ مجھ کو خوف تھا کہ کوئی معصیت کی بات تو لکھتا اور میں اس کی تحریر کا سبب بن جاتا لیکن خلیفہ نے دونوں کو نکل جانے کا حکم دیا ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اب بھی دلیری اور حق گوئی سے باز نہیں آئے اور فرمایا "یہی تو ہم چاہتے تھے" (نامکمل)۔

بقیہ مفتی محمود کی قابلیت !

جائے، شرافت کے ساتھ عزتوں کا سودا کر دیا جائے، عصمتوں کو لوٹ لیا جائے، خونِ ناحق بہا دیا جائے، آبگینے توڑ دیئے جائیں، بیرونی امداد آئے تو "روٹی پہ گڑ" رکھ کے لڑکھا دیا جائے، سڑکوں پہ خون خون کر دیا جائے اور جب تدرت گرفت کرے تو برملا اعلان کر دیا جائے ۔۔۔۔ میرا ضمیر مطمئن ہے، میرے ہاتھ صاف ہیں، میرا دامن پاک ہے ۔۔۔۔ یہی وہ قابلیت کا معیار ہے جسے آپ تلاش کرتی ہیں ۔۔۔۔۔ مفتی محمود کو تو اس سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ۔۔۔ البتہ "تو بتو" جواب دینے میں مفتی صاحب کو بھی کافی مہارت ہے ۔ جن دنوں آپ "اوّل" ہوتی تھیں اور بے نظیر کے "پاپا" وزیر اعظم تھے، تو آپ کے شوہرِ نامدار نے ایک مرتبہ مفتی صاحب سے فرمایا تھا کہ اگر میں آپ کے مقابلہ میں ڈیرہ اسماعیل خان سے "بندر" بھی کھڑا کر دوں تو وہ بھی جیت جائے گا ۔۔۔۔

مفتی صاحب نے جواباً صرف یہ فرمایا تھا کہ ۔۔۔ سب سے بڑے بندر کو تو میں شکست دے چکا ہوں اس کے بعد کسی اور کا کیا شمار رہ جاتا ہے ؟

امید ہے کہ تلخ نوائی معاف رکھی جائے گی ۔ یہ سب کچھ محض اظہارِ حقیقت کے لیے تھا کہ "قابلیت" قابلیت بلحاظِ لغت اور عرفِ عام مختلف ہو جاتی ہے ۔

میاں عبدالرحمٰن

ایک جرّی اور بہادر انسان

مسجد وزیر خان لاہور کی عقبی گلی میں سے عیدالاضحیٰ کے دن ایک جنازہ اٹھا، گو کہ جنازے اٹھنا اس دنیا کا معمول ہے اور جب سے یہ دنیا معرضِ وجود میں آئی ہے، جنازے اٹھتے ہی رہتے ہیں، لیکن بعض جنازے اپنے پیچھے ایسی یادیں چھوڑ جاتے ہیں جو مدتوں بھلائی نہیں جاتیں۔

یہ جنازہ لاہور کی میاں فیملی کے ایک معزز ممبر میاں عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا تھا۔ جو نمبردار کے نام سے مشہور تھے۔ احقر کا مرحوم سے ایک عرصہ سے تعلق تھا۔ اکثر و بیشتر ملاقات ہوتی، اور لطف یہ کہ ملاقاتوں میں ہمیشہ اکابر و اسلاف کا تذکرہ ہوتا۔ مرحوم کا تعلق چونکہ مجلس احرارِ اسلام اور اس کے بعد جمعیۃ علمائے اسلام سے تھا اس لیے اکابر احرار و جمعیۃ کے واقعات و حالات ان کے حافظہ میں موجود تھے اور ان جماعتوں کے سلسلہ میں انہیں بجا طور پر انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکتا تھا۔ امامِ انقلاب مولانا سندھی، شیخ الاسلام مولانا مدنی، امام الہند مولانا آزاد، شیخ التفسیر حضرت لاہوری اور امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس اللہ اسرارہم سمیت کون سا بزرگ تھا جس سے میاں صاحب کو ذاتی طور پر نیازمندی نہ ہو۔ وہ ان بزرگوں کے قصے مزے لے لے کر سناتے اور موجودہ حالات سے کبھی دل برداشتہ نہ ہوتے۔ بلکہ ہمیشہ یہی کہتے کہ انشاء اللہ اس دھرتی پر اسلامی نظام کا سورج طلوع ہو گا۔ اور ہمارے بزرگوں کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

موجودہ اکابر جمعیت حضرت درخواستی، مولانا مفتی محمود اور مولانا عبید اللہ انور جیسے حضرات سے قلبی لگاؤ اور تعلق تھا اور ہر جماعتی ورکر کے ساتھ وہ بچوں جیسا لاڈ پیار کرتے، وہ عمر کے اعتبار سے بہت بڑے تھے۔ ویسے بھی مختلف النوع بیماریوں نے انہیں کھوکھلا کر دیا تھا لیکن ان کی جراٴت و پامردی قابلِ قدر تھی۔ کسی ملّی اور قومی کام میں وہ پیچھے رہ جائیں ناممکن!

مجلسِ احرار کی جاری کردہ تحریکِ کشمیر سے لے کر ۱۹۷۷ء تک کی ہر تحریک تک انہوں نے نمایاں حصہ لیا اور پاکستان بننے کے بعد یہاں کے عوام نے یہاں کے ظالم حکمرانوں کے خلاف جب کبھی آواز بلند کی اور عملی قدم اٹھایا تو میاں صاحب پیش پیش رہے۔

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں ان کا گھر اکابرِ تحریک کا مرکز تھا اور بعض لوگ جو آج یہاں بڑے چودھری بنے پھرتے ہیں اور ہر تحریک میں اپنی ممتاز حیثیت کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں، ان کی اندرونی کہانیوں سے وہ خوب خوب آگاہ تھے۔ اس تحریک میں میاں صاحب نے مارشل لاء حکام سے جتنی مار کھائی، اسے صرف وہی آدمی برداشت کر سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوتِ ایمانی عطا فرمائی ہو۔ اس مار کو دیکھنے والے لوگ اب بھی تصور کرتے ہیں تو کانپ جاتے ہیں۔

بھٹو دور کی تمام تحریکوں میں وہ پیش پیش رہے، پھر جیسے رسوائے زمانہ گورنر کے دور میں بحالیٔ جمہوریت کی تحریک میں میاں صاحب نے جیل جا کر قابلِ فخر کردار ادا کیا۔ اور تحریک نظامِ شریعت ۱۹۷۷ء میں ہم نے ان کے بے پناہ بڑھاپے اور کمزوری کے سبب بڑی مشکل سے روکا، ورنہ وہ ہر دم جیل جانے کو تیار رہتے تھے اور بسا اوقات ہم سے ناراض بھی ہو جاتے تھے کہ مجھے کیوں نہیں بھیجا جاتا۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ اعزاز جمعیۃ علماء اسلام کے ورکروں کو حاصل تھا۔ روزانہ کی گرفتاریوں میں جمعیتی ورکر جس طرح پیش پیش رہے، وہ ایک کارنامہ ہے، حتیٰ کہ تحریک ختم ہوئی تو ہمارے انچارج مولانا حمید الرحمٰن صاحب عباسی کے پاس جماعتی ورکروں کی ایک فہرست ابھی تک موجود تھی۔ باوجودیکہ تحریک کے دنوں میں ہم نے نازک اوقات میں رضاکار مہیا کیے۔ کسی دوسری فرصت میں انشاء اللہ تعالیٰ اس قسم کے بہادر ورکروں کے تذکرہ سے متعلق کچھ نہ کچھ لکھوں گا۔

میاں صاحب کی موت بلاشبہ ہم سب کے لیے ایک انتہائی صدمہ ہے۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور اور مولانا محمد اجمل اور مولانا محمد ابراہیم جیسے حضرات نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا اور لاہور جمعیت نے اپنے مختلف ذیلی اجتماعات میں اپنے مرحوم سالار کو بار بار یاد کیا، ان کے لیے دعائیں کیں اور ان کی خوبیوں پر گفتگو کی۔

اللہ رب العزت انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

بالخصوص بھائی رشید میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ اس حادثہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

غمزدہ!

علوی،

مدیر "خدام الدین"

جنرل سیکرٹری لاہور جمعیت!

○ ○ ○

وفاقی وزیر ڈاکٹر ارشد چودھری بولتے ہیں :

○ مولانا نورانی کس منہ سے سوادِ اعظم کی نمائندگی کا دعویٰ کرتے ہیں؟

○ انتخاب میں ۷ سیٹیں حاصل کرنیوالی جماعت سوادِ اعظم نہیں ہو سکتی.

○ اتحاد کے وزراء کو غیر نمائندہ کہنا واقعات کی نفی اور سیاسی بصیرت سے محرومی ہے!

۱۴ نومبر کو ملتان مدرسہ عربیہ فاروقیہ میں ایک عصرانہ باعزاز جناب وفاقی وزیر سائنس و ٹیکنالوجی ارشد صاحب چودھری ترتیب دیا گیا۔ اس تقریب میں جناب نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کی تشریف آوری اس وجہ سے نہ ہوسکی کہ ان کے بھتیجے کا اچانک انتقال ہوگیا۔ (موحوم کو اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت فرمائے)

یہ سادہ لیکن پُر وقار تقریب جناب شیخ خلیل احمد صاحب صدر پاکستان قومی اتحاد ضلع ملتان کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔

نمازِ عصر کے بعد فوری طور پر مسجد کے ہال ہی میں مقررین و معززین بیٹھے رہے اور جناب ارشد چودھری صاحب کی آمد کے بعد ان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس میں مدرسہ کے مسائل کی طرف ان کی توجہ دلائی گئی۔ چودھری صاحب نے جواباً تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ :

" میرا محکمہ چونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہے اور وزارت مذہبی اوقاف کی اس وقت اضافہ ذمہ داریوں کو بوجھ بھی مجھ پر ہے۔ کیونکہ جناب افتخار احمد انصاری صاحب حج بیت اللہ المکرم تشریف لے گئے ہیں اس لیے ان کی جگہ میں کام کر رہا ہوں۔ تاہم چونکہ وزارتِ مذہبی امور میرا مستقل شغل اور محکمہ نہیں تو اس بارے میں ایسے احکامات نہیں جاری کر سکتا جن کو میں پورا نہ کر سکوں۔

نیز وزارتِ مذہبی امور کے بارے میں مجھے یہ علم بھی نہیں کہ ان کا بجٹ کل کتنا ہے اور اس میں کتنی مقدار مدارسِ عربیہ کے لیے مخصوص ہے۔ اس لیے اہلِ مدرسہ کو یہ تو یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ان کی ضروریات کے لیے محکمہ اوقاف کتنی گرانٹ دے گا تاہم میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کا یہ مطالبہ پورا ہو جائے گا کہ محکمہ اوقاف ان کو ہر سال مستقل گرانٹ دے۔

مدرسہ کے لیے جس سڑک کی ضرورت ہے اس بارے میں بھی میں دسمبر میں ملتان آؤں گا اور ایم ڈی والوں کو اس طرف متوجہ کرکے اس کو بھی مکمل کرانے کی سعی کروں گا۔

جہاں تک مدرسہ کی سند کو قرأۃ و تجوید کے فن میں سرکاری طور پر تسلیم کیے جانے کا تعلق ہے ' اس پر ایک پالیسی بن رہی ہے ' جس میں یہ بات زیرِ غور ہے کہ مساجد میں جہاں علومِ دینیہ کے حصول کے لیے کوشش کی جا رہی ہے وہاں علومِ دنیویہ کے لیے بھی کوشش کی جائے۔ بہرحال یہ پالیسی قابلِ غور ہے۔ آپ کی اس تجویز پر مزید غور کیا جائے گا۔ فوری احکامات صادر نہیں کیے جا سکتے "۔

وفاقی وزیر نے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ :

" میں نے عیدالاضحیٰ کے روز (ملتان میں) جناب مولانا حامد علی خاں اور جماعت اہلِ سنت کے صدر علامہ سعید احمد صاحب کاظمی سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں گذارش کی کہ آپ کی جماعت نے ملتان میں حال ہی میں ایک بہت بڑا مذہبی اجتماع کیا۔ اس میں کسی کو اعتراض کا حق نہیں کہ آپ اپنی تنظیم نو کریں اور جماعت کو منظم طریقے سے چلائیں۔ اس اجتماع اور کانفرنس کے انعقاد کے سیاسی مقاصد بھی نہیں تھے۔ اگر کوئی اس کو سیاسی مقاصد کے حصول کا رنگ دیتا ہے تو ظاہر بات ہے وہ اچھا نہیں کرتا ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن میں بھی ایک بات آپ حضرات سے عرض کرتا ہوں کہ آپ جو خود کو سوادِ اعظم کا نمائندہ کہتے ہیں اور جن لوگوں کو سیاسی طور پر آپ سے اختلاف ہے ' ان کو آپ کہتے ہیں ' کہ یہ سوادِ اعظم نہیں ہیں ' تو آپ کے یہ تمامتر دعوے غلط ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اگر آپ لوگ سوادِ اعظم ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ انتخابات میں ــــ ۲۱۲، سیٹوں میں سے کم از کم ــــ ۱۰۷، سیٹیں حاصل کریں۔ اگر آپ کی جماعت صرف سات سیٹیں حاصل کرتی ہے تو پھر سوادِ اعظم کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ میرا مذہب سنّی ہے لیکن میں اس کے باوجود مولانا شاہ احمد نورانی کو اپنا سیاسی رہنما تسلیم نہیں کرتا ' تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ میں سنّی نہیں ہوں یا سوادِ اعظم سے میرا

تعلق نہیں ہے، مجھے اس بارے میں ان کی سند کی قطعاً ضرورت نہیں۔

علیٰ ہٰذالقیاس جماعتِ اسلامی، مسلم لیگ، پی۔ڈی۔پی، جمعیت علماء اسلام، نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی، حتیٰ کہ خود پیپلز پارٹی میں بھی بکثرت سنی حنفی لوگ موجود ہیں، ایسے میں مولانا نورانی یا ان کی جماعت کی سوادِ اعظم پر اجارہ داری بالکل بے معنی اور اس پر رٹ لگاتا اور اصرار کرنا تو انتہائی گھٹیا بات ہے۔

بہرحال مجموعی طور پر ان کے کردار سے سوادِ اعظم کی توہین ہو رہی ہے۔ جس کا احساس ان رہنماؤں کو ہونا چاہیئے ورنہ سوادِ اعظم کی اس طرح توہین و تذلیل کی ساری ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہو گی"۔

ازاں بعد عوامی ہسپتال ملتان میں "امراضِ چشم" کے وارڈ کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

"ہمارے ملک کے ڈاکٹروں نے آنکھ کی بینائی کا علاج دریافت کیا ہے اور اس میں وہ خوب محنت اور جد و جہد بھی کر رہے ہیں جو کہ قابلِ صد ستائش ہے ...... لیکن اندھے بھی بہت قسم کے ہوتے ہیں، کچھ آنکھوں کے اندھے ہیں، کچھ عقل کے، کچھ دل کے، معلوم نہیں ڈاکٹر حضرات نے ایسے اندھوں، بھینگوں اور یک چشمِ گل، لوگوں کا بھی علاج دریافت کیا ہے یا نہیں؟ ....

اسی طرح کچھ سیاست کے اندھے بھی ہیں، جو کہتے ہیں کہ اتحاد عوام کی نمائندگی نہیں کرتا .... میں ان سے کہتا ہوں کہ اتحاد اور اس کے وزراء عوام کے نمائندے ہیں۔ ایک تو اس وجہ سے کہ انہوں نے ۱۹۷۷ء میں انتخاب جیتا، نیز تحریک میں عوام کی تائید و حمایت بھی اس کی واضح دلیل ہے، جبکہ اس کے بالکل برعکس بھٹو، پاکستان کی اکثریتی پارٹی کے لیڈر رہتے اور انہوں نے برسہا برس ملک پر حکومت کی جو کہ بلاجواز تھی۔ ان تمام تر حالات کے باوجود اتحاد چاہتا ہے کہ انتخابات ہوں تاکہ جمہوری عمل جاری رہے اسکو جاری کرنے کی خاطر ہم نے حکومت میں شمولیت کی ہے ہمارا مقصد جمہوریت کی بحالی ہے اور اس کیلئے ہم مقدور بھر کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں اسلئے اتحادی وزراء کو غیر نمائندہ کہنے والے سیاسی بصیرت سے محروم ہو گئے ہیں۔ کاش انکا بھی کوئی علاج ہو تاکے چارہ گر؟

علماء و مشائخ

اصلاحِ معاشرہ کے ذمہ دار ہیں
ہم اس نظام کو طاقت سے بدل دینگے

مولانا عبدالقادر قاسمی

(ریٹائرڈ کرنل) بشیر احمد مرزا

عشرہ اصلاحِ معاشرہ کے سلسلہ میں علماءِ ملتان کا ایک اجلاس، دارالحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں ہوا۔ موضوع "اصلاحِ معاشرہ میں علماء کا کردار"۔

قرآن پاک کی تلاوت کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ طالب علم رہنماؤں جناب عبداللہ، اور عبدالمتین قریشی نے تقاریر کیں۔

مولانا علامہ عبدالحق، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد اسحٰق، مولانا عبدالرحیم، مولانا قاضی اللہ یار کی تقاریر کے بعد جمعیۃ علماءِ اسلام ضلع ملتان کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالقادر قاسمی نے خطاب فرمایا۔

قاسمی صاحب نے قرآن پاک کی آیت کریمہ۔ "والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء۔ پ" سے استدلال کیا کہ اللہ نے علماء اور مشائخ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ معاشرہ اور عوام کے کردار و عمل پر نگاہ رکھیں۔

اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے قوانین بنائے جس سے لوگوں کو معاشرتی سکون ملے۔ حکومت کو چاہیئے کہ مکمل اسلامی نظام نافذ کرے۔ اسلامی قانون نافذ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مایوس ہو رہے ہیں۔

ایمان کا ایک درجہ یہ بھی ہے کہ آدمی برائی کا احساس دل میں کرے۔ لوگ اس احساس کو کم تر قرار دیتے ہیں مگر بعض دفعہ یہ احساس بہت بڑی تبدیلی اور انقلاب کا باعث ہوتا ہے۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی ناکام ہو گئی اور کوئی صورت بظاہر غلامی سے نجات حاصل کرنے کی باقی نہ تھی۔ اس زمانہ میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چار پائی پر لیٹتے تو کروٹ بدلتے پھر کروٹ بدلتے، معلوم کرنے پر بتایا کہ اب کوئی راستہ آزادی کا نظر نہیں آرہا۔ اس احساس کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ بہت غور و فکر کے بعد آپ نے ایک مکتب قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مکتب کا پہلا طالب علم شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کہلایا۔ اور یہ مکتب آج دنیائے اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ صدر جلسہ پاکستان قومی اتحاد ملتان شہر کے صدر جناب ریٹائرڈ کرنل بشیر احمد مرزا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تک ہم راہِ اعتدال سے کام لے رہے ہیں وقت آنے پر ہم ہاتھ سے بھی برائی کو ختم کریں گے۔ اور ہم اس نظام کو طاقت سے بدل کے رکھ دیں گے اس لئے کہ جب تمام راستے بند کر دیئے جاتے ہیں تو پھر ایک ہی راستہ انقلاب کا باقی رہ جاتا ہے پاکستان میں اسلام کا نظام ضرور نافذ ہو گا اور کوئی طاقت اس کی راہ روک نہیں سکتی۔ انشاء اللہ۔

ہمارا قائد صرف مفتی محمود ہے

ہمارے ملک میں انصاف فروخت ہوتا ہے

خان محمد اشرف خان

ہفتہ اصلاح معاشرہ کا افتتاحی جلسہ ٹاؤن ہال میں زیر صدارت ریٹائرڈ کرنل بشیر احمد مرزا ۔ ۱۰ بجے قبل دوپہر منعقد ہوا ۔ پاکستان قومی اتحاد کے مرکزی رہنما جناب محمد اشرف خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بار بار مجھے قائد محترم کہا گیا ہے مجھے شرم آرہی ہے اس لئے کہ ہمارا قائد صرف مفتی ہے ۔ کیوں کہ مفتی صاحب پاکستان قومی اتحاد کے صدر ہیں اور صدر ہونے کی حیثیت سے مفتی صاحب ہی قائد محترم ہیں ۔

اصلاح معاشرہ کا کام بنیادی حیثیت رکھتا ہے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے بھی ضروری ہے کہ معاشرہ اس لائق ہو ۔ ملک جس مقصد کے لئے بنا تھا ۔ اس مقصد کو پس پشت ڈال دیا گیا ۔ معاشرہ بگڑتا گیا ۔ اب صورت یہ ہے کہ تھانے غنڈہ گردی کے اکھاڑے بن گئے ہیں ، عدالت میں دوکان لگی ہوئی ہے ۔ برسر عام انصاف فروخت ہوتا ہے ۔ تجارت میں معیشت میں ہر جگہ بے ایمانی اور بد دیانتی کا دور دورہ ہے ۔ کچہری میں بے انصافی سے کام لیا جارہا ہے ۔ میرے وکیل بھائی اکثر غلط کارروائیاں کرتے ہیں ۔ اگر وکیل درست ہو جائیں تو ۹۰٪ فیصد حالات درست ہو جائیں ۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہر طبقہ میں اصلاح معاشرہ کی تحریک چلائی جائے ۔ سب کی اصلاح ہو ۔ انتظامیہ کی بھی اصلاح ہو ، حکمرانوں کی بھی اصلاح ہو ۔ اسلام آباد کی بھی اصلاح ہو ، وزیروں کی بھی اصلاح ہو ۔ خود صدر مملکت بھی اصلاح کی تحریک سے مبرا نہیں ۔ اور نہ کوئی دوسرا آدمی ۔ جب تک حکمرانوں کا احتساب نہ ہوگا اصلاح نہ ہوگی ۔ عوام کی اصلاح ممکن نہیں ۔ رعایا اپنے حکمرانوں کے نقش قدم پر ہوتی ہے مقتدر حضرات کا اثر عوام کے اخلاق و کردار پر ہوتا ہے ۔ تاریخ میں ہزاروں واقعات ایسے ہیں جس میں حکمرانوں کے انصاف اور عدل کے روشن یا ۔ مذع ہیں ۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے زمانہ بکری اور بھیڑیا ایک گھاٹ پر پانی پیتے تھے ۔

خلیفہ کی وفات پر ایک شخص شہر میں آیا اور دوسرے شخص سے پوچھا کہ آج شہر میں کوئی اہم واقعہ ہوا ہے ؛ اس نے جواب نفی میں دیا ۔ وہ چل دیا ۔ بعد میں معلوم ہوا کہ خلیفہ کی وفات ہو چکی ہے ۔ اس دیہاتی آدمی سے معلوم کیا کہ اسے کس طرح اس واقعہ کی خبر ملی تھی ؛ تو اس نے بتایا کہ آج جنگل میں ایک بھیڑیئے نے بکری پر حملہ کیا اور کھا گیا مجھے شک گزرا کہ عمر بن عبد العزیز کی وفات ہو گئی ہے ۔

اس طرح تاریخ میں بہت سے واقعات ہیں ۔ ہم اس اصلاح کے پروگرام کو حکمرانوں تک لے جانا چاہتے ہیں ۔ ہم اس تحریک کو بہت مؤثر اور بہت مضبوط بنانا چاہتے ہیں ۔ ہم اپنے ساتھیوں کو منظم کرکے پورے ملک کی برائیوں کو ختم کریں گے اصلاح کی کئی صورتیں ہیں ۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ برائی کو اپنے ہاتھ سے ختم کر دیا جائے برائیوں کو بند کرنے کے لئے بھی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے یہ طاقت عوام مہیا کریں گے اور ہم اسے اصلاح معاشرہ کے کام میں لائیں گے ۔ پاک وطن میں جس قدر بھی برائیاں ہیں ہم ان کو ختم کریں گے اصلاح صرف زبان سے کافی نہیں اور نہ صرف اصلاح کے مطالبات سے اصلاح ممکن ہے ۔ جب تک اس باطل نظام کو نہ بدلا جائے گا معاشرہ درست نہیں ہوگا ۔ اسلام کا نظام ہم اسی لئے نافذ کرنا چاہتے ہیں کہ اس نظام کی برکت سے معاشرہ کو برائیوں سے پاک کیا جاسکے ۔

آپ نے جو قربانیاں دی ہیں ، جو تحریک چلائی تھی وہ بھٹو کو ہٹا کر دوسرے لوگوں کو اقتدار میں لانے کی غرض سے نہ تھی ۔ صرف اس مقصد کے لئے تحریک چلائی گئی تھی ۔ کہ نظام مصطفیٰ نافذ ہو ۔ اور اپنے پاک وطن کو برائیوں سے پاک جائے کیا ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جو بات زبان سے کہیں اس پر عمل کریں ۔ حکومت کو بھی چاہیئے کہ جو بات حکومت کی طرف سے کہی جائے اس پر عمل کیا جائے ۔ اگر حکومت نے وعدے پورے نہ کیے اور اپنے احکامات پر عمل نہ کیا ۔ تو اس کے نتائج بہت خراب ہوں گے ۔ اسلامی نظام کی راہ میں اگر ہم نے کوئی رکاوٹ محسوس کی تو ہمارے وزیر حکومت سے واپس آجائینگے ۔ ہمارے ساتھی وزارتوں پر لات مار کر واپس عوام میں آجائینگے ہم نے اقتدار میں شریک ہونا اس شرط کیساتھ قبول کیا تھا کہ ہم برائیوں کو دور عوام کے مصائب دور اور انتظامی خرابیوں کو ختم کریں گے ۔ خان محمد اشرف خان سے پہلے مقامی پاکستان قومی اتحاد کے رہنماؤں جناب محمد صدیق ، نور عالم قریشی ، علامہ رشید احمد راشد ، مولانا خان محمد ربانی ، عقیل صدیقی نے تقاریر کیں ۔ صدر جلسہ نے بھی مختصر تقریر کی ۔ جلسہ کے بعد جلوس کی صورت میں دوکانوں پر اصلاحی کتبے لگائے گئے ۔



مولانا عبداللطیف صاحب فقیر والی

اتحاد کی دعوت اور فرقہ واریت کا مظاہرہ

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۹۸ھ مطابق ۲ نومبر ۷۸ء کو میاں عبدالرشید صاحب کی طرف منسوب ایک مضمون "آگ کے گڑھے سے بچنے کی ضرورت" نظر سے گزرا بزعم خود فاضل مضمون نویس کا مقصد ایک نہایت ہی ضروری، اہم اور فوری توجہ طلب مسئلہ یعنی اتحاد بین المسلمین کی طرف توجہ دلانا ہے اور تفرقہ بازی، فرقہ واریت کے مہیب نقصانات کی نشاندہی کرنا ہے۔

یہ ایک نہایت ہی نیک مقصد ہے، قرآن کریم، احادیث نبویہ اور اقوالِ بزرگانِ دین میں اس پر کافی زور دیا گیا ہے، اتحاد کی افادیت ہمیشہ سے مسلم رہی ہے، زمانہ کے احوال و اطوار بدلتے رہے لیکن یہ ضرورت ہمیشہ یکساں رہی ہے کون نہیں جانتا کہ اغیار نے ہمیشہ مسلمانوں کے باہمی افتراق و تشتت سے ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ اور جب کبھی بھی اہل اسلام کے خلاف ان کو کوئی معتدبہ کامیابی حاصل ہوتی ہے تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف و افتراق کی نحوست کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتی ہے۔

جب مسلمانوں کا اسلام کے تقاضے کے مطابق باہمی اتحاد و اتفاق ہوتا ہے تو یہ ایسی بنیانِ مرصوص ہوتے ہیں کہ بڑی سے بڑی طاغوتی طاقت بھی اس سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہے۔ بدر و احد تو دیر کی بات ہے، ابھی ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کل کی بات ہے، جب مسلمان متحد تھے تو بھارت کے غرور کو خاک میں ملا کے رکھ دیا ہے، اور پھر تحریک تحفظ ختم نبوت اور اور تحریک نفاذ نظامِ مصطفےٰ میں بھٹو جیسے چالاک و متمرد آدمی کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

آج بھی اگر مسلمان آپس میں اتفاق و اتحاد رکھیں اور اسلامی یگانگت کا مظاہرہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح ان کا ساتھ دے گی اور کسی کو ان کی طرف بری نگاہ سے دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہوگی۔

لیکن اگر خدانخواستہ انہوں نے موجودہ روش کو ہی اپنائے رکھا تو نہ صرف یہ کہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ناممکن اور نظامِ مصطفےٰ کا عملی نفاذ محال ہو گا، بلکہ اس پاک ملک کا بقاء و استحکام بھی متزلزل ہو جائے گا۔

ہم مقالہ نگار کے اس نیک مقصد کی سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر تحسین و آفرین کرتے ہیں، مگر اس نیک مقصد کے حصول کی دعوت میں خود مضمون نگار نے جس بدترین فرقہ واریت، تفرقہ بازی اور گروہ بندی بلکہ اتہام طرازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور جس طرح حقائق کا منہ چڑایا ہے وہ نہایت ہی قابلِ نفرت مذمت ہے، شبہ پڑتا ہے کہ میاں عبدالرشید صاحب جو نوائے وقت میں نورِ بصیرت کے عنوان کے تحت دینی باتیں لکھا کرتے ہیں شاید ایسا بھونڈا مضمون کسی اور نے ان کی طرف غلط منسوب کر دیا ہو۔ اللہ کرے میرا حسن ظن صحیح ہو۔

بہرحال یہ مضمون کسی صاحب کا بھی ہو اس کے مندرجات ایک غیر جانبدار، اصلاح پسند انسان کے نہیں ہو سکتے "وہ مقالہ نویس" تحریر فرماتے ہیں کہ وہ آخر مختلف مکاتب فکر کے یہ اختلاف پہلے بھی موجود تھے،

یہ اس وقت بھی موجود تھے، جب متذکرہ صدر دونوں تحریکوں میں سب اکٹھے تھے، اب یہ اس شدت سے ابھر آتے ہیں کہ، میری ناچیز رائے میں وہ خاص بات بعض محبِ اسلام گروہوں کا اقتدار میں شریک ہو جانا اور بعض کا اقتدار سے باہر رہ جانا ہے"۔

اولاً تو یہ بات اس جماعت، گروہ یا پارٹی کے متعلق کہی جا سکتی ہے، جو بعض کے شریک اقتدار ہو جانے سے اور خود کو اقتدار سے محروم پا کر الگ ہوتی ہو۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے، کیا قومی اتحاد کے فیصلہ شرکت اقتدار کے بعد جمعیت علما پاکستان اتحاد سے الگ ہوتی ہے اور تیز و تند لہجہ اختیار کیا ہے، اس کا جواب نفی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا، کیونکہ جمعیت علماء پاکستان نے قومی اتحاد کی اقتدار میں شرکت سے قبل ہی قومی اتحاد سے علیحدگی کا فیصلہ لیا تھا اور قومی اتحاد نے علیحدگی کے بعد اقتدار میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ پس یہ کہنا کیسے صحیح ہوا کہ اقتدار سے محروم رہ جانے کی وجہ سے یہ لوگ تفرقہ بازی پر اتر آئے ان لوگوں نے تو پہلے کہا تفرقہ بازی کا ڈول ڈالا ہوا تھا۔

ثانیاً خود مقالہ نگار اپنے ممدوحین کے سیاسی

کردار پر زبردست چوٹ کر رہے ہیں کہ چونکہ یہ اقتدار سے محروم رہ گئے ہیں اس لیے اس کا انتقام مسلمانوں میں تفرقہ ڈال کر، اختلاف وافتراق کی خلیج کو وسیع کر کے اور انتشار خلفشار کو ہوا دے کر، عامۃ المسلمین اور اپنے وطنِ عزیز سے لینا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد مقالہ نویس تحریر فرماتے ہیں کہ "دوسری چیز جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے شریک اقتدار ہونے والوں کے بعض حواریوں کے غیر محتاط بیانات اور تنگ نظری پر مبنی متشددانہ رویہ ہے"، کیا فاضل مقالہ نگار کسی ذمہ دار شخص کے اس قسم کے کسی بھی بیان کا باحوالہ ثبوت مہیا کر سکتے ہیں اگر آپ ایسی کوئی نظیر پیش فرما دیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہو کر بلکہ آپ سے بھی بڑھ کر اس کی مذمت کریں گے۔ لیکن محض بے بنیاد، بے سروپا اور غلط پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر بلاتحقیق کسی کے خلاف نظریہ قائم کر لینا، اسلام، مسلمانوں اور ملک کی کوئی خدمت نہیں۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "صوبہ سرحد سے جو تحریک نفاذِ شریعت اٹھی تھی، وہ بھی تنگ نظری، تشدد اور جنابِ رسالت مآبؐ کی بے ادبی کے باعث تباہ و برباد ہوئی"۔

اولاً تو مقالہ نگار نے خود تنگ نظری اور تعصب کا مظاہرہ کیا ہے کہ ایک مکتبِ فکر کے مسلّم بزرگ کو گستاخ اور بے ادب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا رہے ہیں کیا کوئی بے ادبِ رسول اللہ علیہ السلام مسلمان ہو سکتا ہے، اس سے بڑی گالی نہ دنیا میں موجود ہے اور نہ ہی کسی کو دی جا سکتی ہے۔ ثانیاً غالباً مقالہ نگار ان تنگ نظر کافرگروں کی تقلید میں شاہ اسماعیل شہید کو بے ادب لکھ رہے ہیں جن کا محبوب ترین مشغلہ ہی کفر گری ہے، کیا مقالہ نگار نے خود بھی ان کی کوئی ایسی تحریر خالی الذہن ہو کر پڑھی ہے جو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی یا گستاخی پر مشتمل ہو۔ کیا تحریکِ نفاذ شریعت کا داعی بے ادب و گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا ہے۔ اگر ان کی کسی تحریر کو توڑ مروڑ کر بے ادبی کا پہلو نکالنے کی سعی نامشکور کی بھی گئی ہے تو اس کے صحیح مفہوم کو بے غبار کرنے کے لیے اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ حجت تمام اور حق واضح ہو چکا ہے پھر مقالہ نویس نے یہ لکھ کر کہ "وہ برصغیر میں اہل الحدیث یا دہابی مکتبِ فکر کے بانی شاہ اسمٰعیل دہلویؒ ہیں" ان کے ساتھ ہر نار وا سلوک جائز اور ہر الزام صحیح ہے، اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا الیہِ راجعون۔

محترما! اولاً تو شریعت کسی بھی شخص پر غلط الزام و اتہام کی اجازت نہیں دیتی، خواہ کافر و مشرک ہی کیوں نہ ہو چہ جائے کہ اپنے مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر میں سے کسی فرقے پر الزام تراشی کی اجازت دیتی ہو۔

ثانیاً یہ مفروضہ ہی غلط ہے کہ آپ اہلِ حدیث یا دہابی تھے بلکہ آپ پکے حنفی اور سنّی تھے۔

جیسا کہ (الف) حضرت مولانا محدث قاری سیّد عبد الرحمان صاحب پانی پتی اپنی کتاب کشف الحجاب صـ۲۴ (بحوالہ طائفہ منصورہ) پر ارشاد فرماتے ہیں۔

ومولانا اسماعیل کان سنیاً حنفیاً۔

یعنی مولانا اسماعیل شہید سنی اور حنفی تھے

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ "گو اب کے لوگوں نے مولوی اسماعیل صاحب کو نہیں دیکھا پر ہم نے ان کو دیکھا ہے وہ ایک عالم، مقلد، نیک نیت، باخدا اور شہید تھے وہ ہرگز لامذہب غیر مقلد نہ تھے، ان کو غیر مقلد کہنے والا جھوٹا ہے۔

(کشف الحجاب صـ۲۳ بحوالہ طائفہ منصورہ صـ۲۶)

(ب) نواب صدیق حسن خاں صاحب جو اہلِ حدیث مکتبِ فکر کے مشہور و مسلّم عالم تھے، اپنی مشہور تصنیف الحطہ صـ۶۲-۶۳ پر لکھتے ہیں۔

یعنی شاہ اسمٰعیلؒ نے ہر قول و فعل میں اپنے دادا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی حنفیؒ کی پیروی کی۔

اگلے صفحہ پر صراحت سے لکھتے ہیں۔

آپ کا یہ طریقہ، مذہب حنفی کا طریقہ ہے۔

(ج) حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ، مولانا اسماعیل شہیدؒ کے مقلد اور غیر مقلد ہونے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب بندہ نے جو کچھ سنا ہے مولانا مرحومؒ کا حال وہ یہ ہے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملتی اس پر عمل کرتے تھے، اگر نہ ملتی تو امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کرتے تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ صـ۱۸۴ ج۲

(د) مولانا عبد الخالق صاحب حنفی، رسالہ نظام الاسلام کے حاشیہ پر رسالہ تنبیہ الضالین کے صـ۸۵-۸۶ پر رقمطراز ہیں کہ۔

مولوی کریم اللہ دہلوی ساکن محلہ لال کنویں نے کہا ہے کہ یہ لوگ اسماعیلی ہیں، مولانا اسماعیل کی تقلید کرتے ہیں وہ بھی ایسے ہی تھے، مگر سچ یوں ہے کہ ان کا یہ گمان فاسد اور محض ظلم اور کذب ہے وہ ہرگز ایسے نہ تھے،

یاد رہے کہ بعض لوگوں کو ان پر غیر مقلدیت کی تہمت لگانے کا موقعہ ان کی طرف منسوب ایک رسالہ تنویر العینین کی وجہ سے مل گیا۔ حالانکہ اولاً تو یہ رسالہ ان کا خود تصنیف کردہ ہے ہی نہیں جیسا کہ مولانا عبد الخالق صاحب اپنے اسی رسالہ تنبیہ الضالین کے صـ۸۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک اور رسالہ تنویر العینین کا جو بعضے آدمیوں نے ان کی شہادت کے بعد ان کا کر کے مشہور کیا"

ثانیاً اگر یہ رسالہ ان کا بھی ہو تو یہ اس وقت کی تصنیف ہے جب آپ رفع یدین کرتے تھے حالانکہ آپ نے بعد میں اس کو ترک کر دیا تھا۔ چنانچہ مولانا عبد الخالق صاحب اپنے اسی رسالہ کے صـ۸۷ پر ہی تحریر فرماتے ہیں کہ۔

اگر وہ رسالہ (تنویر العینین) ان کا بھی ہو تو بسبب اس کے کہ انہوں نے رفع یدین آخر عمر میں ترک کیا اس باب میں معتبر نہ رہا" اس کے ساتھ ہی پہلے تحریر فرماتے ہیں کہ

"انہوں نے نواح پشاور میں بعد مباحثہ علماء حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا اور عالم محقق تھے"

مقالہ نگار نے یہاں مولانا اسماعیل صاحب شہید، حضرت مولانا سید احمد صاحب، حضرت شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی احمد رضا خاں صاحب دونوں مکاتب فکر کے اکابر کے تذکرے کو بے محل و بے موقعہ سمجھ کر پیش بندی کے طور پر لکھ دیا کہ "اس امر کا بیان بے محل نہ ہو گا"، حالانکہ یہ بیان نہ صرف بے موقعہ و بے محل ہے بلکہ فرقہ واریت سے بچنے کی تلقین کے لیے جو یہ مضمون لکھا گیا ہے، یہ اس کے بالکل الٹ ہے کیونکہ اس سے تلخی و تعصب میں مزید اضافہ ہی ہو سکتا ہے، ان اکابر امت پر کیچڑ اچھال کر مضمون نویس صاحب اسی گندے حوض میں ننگے نہا رہے ہیں، جس سے لوگوں کو منع کر رہے ہیں کیا اتحاد کے داعی کا یہی کام ہے کہ کسی کے اکابر پر کیچڑ اچھالا جائے؟

پھر اس بے محل تذکرے میں مقالہ نگار صاحب رقمطراز ہیں کہ "وہ اور متنازعہ فیہ مسائل کے بارہ میں شاہ صاحب

رجیب شاہ عبدالعزیز صاحبؒ "موصوف کا مسلک تقریباً وہی تھا جو عامۃ المسلمین کا ہے"

محترما! عامۃ المسلمین سے آپ کی کیا مراد ہے، کیا فتاویٰ عالمگیری ص۲۱۶ کی صراحت " والنذر الذی یقع من اکثر العوام بان یأتی الی قبر بعض الصلحاء ویرفع ستره قائلاً یاسیدی فلاں ان قضیت حاجتی فلک من الذهب کذا مثلاً باطل بالاجماع "

یعنی وہ نذر جو اکثر عوام (آپ کی اصلاح میں عامۃ المسلمین) کی طرف سے واقع ہوتی ہے کہ کسی بزرگ کی قبر پر آ کر کہنا کہ اے میرے آقا میری فلاں حاجت پوری کر دے تو آپ کے نام یہ کچھ (سونا) دوں گا یہ باجماع امت باطل ہے۔

ایسے عامہ مراد ہیں تو آپ نے شاہ صاحب مرحوم کی توہین کی ہے اور غلط بات ان کی طرف منسوب کی ہے کیونکہ علماء ربانی عوام کے ایسے باطل خیالات اور غلط معتقدات کی کبھی موافقت نہیں کر سکتے اور اگر آپ کی مراد عامۃ المسلمین سے اہل حق متبع قرآن و سنت ہیں تو بے شک حضرت شاہ صاحب مرحوم کا بلکہ تمام علماء ربانی کا مسلک وہی تھا اور ہے، جو اس قسم کے عامۃ المسلمین ہیں،

لیکن آپ نے حضرت شاہ صاحب کے ساتھ پھر بھی ظلم کیا ہے کہ آپ نے ان کے متعلق تحریر فرمایا "شاہ صاحب موصوف کا مسلک تقریباً وہی تھا جو عامۃ المسلمین کا ہے"، یعنی بالکل وہی نہیں تھا تقریباً وہی تھا، اور اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ دیوبندی بریلوی مکاتب فکر میں سے حضرت شاہ صاحبؒ کا مسلک بریلوی مکتب فکر کے قریب تھا تو اس کے فیصلہ کے لیے میں جناب کی توجہ حضرت شاہ صاحبؒ کے مطبوعہ فتاویٰ جات باسم فتاویٰ عزیزی دو جلدوں میں موجود دستیاب ہے، کی طرف مبذول کراؤں گا کہ جناب خالی الذہن ہو کر بالاستیعاب اس کا مطالعہ فرما دیں، ان شاء اللہ آپ پر روز روشن کی طرح روشن اور واضح ہو جائے گا کہ آپ کا مسلک کیا تھا اور کس کی تائید کرتا ہے،

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس صورت حال کے ذمہ دار مولانا مفتی محمود بھی ہیں، جو دوسرے سال بھی قومی اتحاد کی صدارت سے چمٹے رہے، حالانکہ ابتداء میں یہ امر طے پا چکا تھا کہ کوئی عہدیدار اگلے سال کے لیے عہدوں کا امیدوار نہ ہوگا"،

محترم مقالہ نگار نے اس سے قبل یہ تحریر فرما کر "وہ بظاہر اس صورتِ حال کی ذمہ داری شاہ احمد نورانی اور ان کی ٹیم پر عائد ہوتی ہے، جو قومی اتحاد سے مذاکرات کرنے کے لیے مقرر ہوئی تھی"، بھٹو والی مساوات دکھلانے کے لیے لکھ دیا ہے اور اس میں بڑی چابکدستی اور فنکاری سے شاہ احمد نورانی کو بری الذمہ قرار دیا ہے، کیونکہ جناب شاہ احمد نورانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "وہ بظاہر اس صورت حال کی زیادہ ذمہ داری"

لیکن مفتی صاحب مدظلہ العالی کی طرف نسبت کرتے ہیں "وہ تو بظاہر" نہیں بلکہ اپنی طرف سے الزام عائد کرتے ہیں اس صورتِ حال کی ذمہ داری مفتی محمود صاحب پر عائد ہوتی ہے، یعنی بظاہر کا لفظ زیادہ کر کے مولانا شاہ احمد نورانی کی طرف سے یہ وکالت کر رہے ہیں کہ حقیقت میں ایسا نہیں صرف بظاہر ایسا ہے، نیز آپ نے یہ لکھ کر کہ "جو دوسرے سال بھی قومی اتحاد کی صدارت سے چمٹے رہے" ان کے کروڑوں معتقدین کے جذبات کو مجروح کیا ہے" کیا چمٹے رہنا، آپ کی اصلاح میں مہذب لفظ ہے؟ پھر چمٹے رہنے کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے باوجود مدت صدارت کے ختم ہو جانے کے انتخاب نہ کرائے ہوں جیسا کہ حسب بیان جناب سید محمود شاہ گجراتی جناب شاہ احمد نورانی نے کیا کہ جمعیۃ علماء پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چار سال کی مدت گزر جانے کے بعد اہل اقتدار سے چمٹے رہے اور آج کل چمٹے ہوتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں اقتدار سے چمٹے رہنا لیکن یہاں تو صورتِ حال یہ ہے کہ جب مدت ختم ہوئی تو باقاعدہ نئے انتخابات کرائے گئے اور مفتی صاحب کا نام بھی صدارت کے لیے لیا گیا اور ہاؤس کی غالب اکثریت بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ تقریباً تمام ہاؤس نے آپ کو صدارت کے لیے منتخب کر لیا تو چمٹے رہنے کی پھبتی کسنے کا جواز مقالہ نویس کے ہاتھ کیسے لگ گیا! پھر بقول آپ کے اگر ابتداء میں ہی طے پا گیا تھا کہ اگلے سال کے لیے ان عہدیداروں میں سے کوئی امیدوار نہیں ہو سکتا، تو اس وقت یہ سوال کیوں نہ اٹھایا گیا۔

آگے تحریر فرماتے ہیں کہ، بعض ہفتہ وار رسالہ کو جو اس وقت فضا کو مسموم بنا رہے ہیں، فوری طور پر بند رکھنے کی ضرورت ہے، یہ آپ نے بالکل بجا فرمایا ہم آپ کے مشورہ کی بدل و جان قدر کرتے ہیں، لیکن کیا روزناموں میں ایسے مضامین کی اشاعت کرا کر فضا کو مسموم بنانے کی کھلی چھٹی ہونی چاہیئے؟

پھر مقالہ نگار بڑی معصومیت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ مفتی صاحب اتحاد کی صدارت چھوڑ دیں اور نورانی صاحب کو اتحاد کا صدر بنا لیا جائے۔

محترمی! آپ کا یہ زریں مشورہ ہم جیسے دیہاتی لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے، ہم تو آج تک یہی سمجھتے رہے ہیں کہ ہر جماعت کا صدر اس جماعت کا رکن ہی ہو سکتا ہے، ہمارے نزدیک آپ کا یہ مشورہ ایسے ہی ہے جیسا کہ کوئی یہ مشورہ دے کہ مولانا شاہ احمد نورانی جمعیۃ علماء پاکستان کی صدارت چھوڑ دیں اور ان کی جگہ میاں میاں طفیل محمد صاحب کو یا جناب شیر باز صاحب مزاری کو جمعیۃ علماء پاکستان کا صدر بنا دیا جائے! کیا ہم آپ کے علم میں یہ نہیں کہ نورانی صاحب اتحاد کے ادنیٰ رکن بھی نہیں تو صدارت کا کیا معنی۔ آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "اس صورتِ حال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ملک کی ایک اہم محب اسلام پارٹی کو جسے عامۃ المسلمین کی پر جوش حمایت حاصل ہے وزارت سے باہر رکھا گیا ہے"،

اولاً تو وزارت سے وہ خود باہر رہے ہیں کس نے ان کو باہر نہیں کیا۔ اگر وہ وزارتوں میں شریک ہو جائیں تو ہمیں خوشی ہوگی کہ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں ثانیاً آپ نے یہ بھی لکھ کر کہ "جسے عامۃ المسلمین کی پر جوش حمایت حاصل ہے"، یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جمعیت علماء پاکستان اور بریلویت ایک ہی چیز ہے یعنی تمام بریلوی مکتب فکر کے عوام و خواص جمعیۃ علماء پاکستان میں شامل ہیں، حالانکہ یہ ایسے ہی خلافِ حقیقت بات ہے جیسے کوئی یہ کہہ دے کہ تمام دیوبندی مکتبِ فکر جمعیۃ العلماء اسلام میں شامل ہے۔

حالانکہ آپ سے زیادہ کون جان سکتا ہے کہ پیپلز پارٹی سے لے کر این، ڈی، پی تک ہر جماعت میں دونوں مکاتبِ فکر کے مسلمان شامل ہیں۔

عامۃ المسلمین کی پر جوش حمایت کا اندازہ تو گزشتہ کے منصفانہ انتخابات سے ہو سکتا ہے۔ کیا پیپلز پارٹی کی کامیابی صرف دیوبندی مکتبِ فکر کے لوگوں کے ووٹوں سے ہوئی ہے۔ اگر یہی بات ہے تو جمعیۃ علماء پاکستان کے ماسوا دیگر تمام پارٹیوں کے مجموعی ووٹوں کے ساتھ اس کے ووٹوں کا موازنہ کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کا کیا تناسب ہے۔ پھر اس تناسب کے لحاظ سے ہر جگہ نمائندگی کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں گزارش کروں گا کہ مقالہ نگار صاحب

اگر واقعی اتحاد چاہتے ہیں تو مثبت طریقہ سے اسی کی طرف دعوت دیں، منفی طریقہ کبھی سود مند نہیں ہوا۔

تحریر: م۔ ع۔ بصیر پوری

بے ہنگم شور اور بے لگام فتوے

قارئین کرام! پورے ملک میں نام نہاد سنیوں نے شور مچا رکھا ہے کہ موجودہ حکومت اسلام اور پاکستان دشمنوں کے ہاتھ میں ہے اور اس حکومت کو ناکام کرنے کے لئے پورے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں اور یہ لوگ بارہا مطالبات کر چکے ہیں کہ تمام ضروری عہدوں سے غیر سنی (دیوبندی) حضرات کو الگ کیا جائے اور ان کی جگہ صحیح العقیدہ سنی لوگوں کو بحال کیا جائے۔ ان سنیوں کی حقیقت تو یہ ہے کہ چند بریلوی علمائے کے علاوہ اِن لوگوں نے کسی کو سنی تو کیا مسلمان ہی نہیں رہنے دیا۔ کہیں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ صادر ہوا۔ کہیں سے امام حرمین پر تکفیری افسانہ گھڑا گیا۔ کہیں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ بانی دارالعوام دیوبند حضرت قاسم نانوتوی کو کافر و مرتد گردانا گیا تو کہیں پاک ہند کرکٹ ٹسٹ میچ دیکھنے والوں کو بے دین کہا گیا۔ میں اِن سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ نے کس مسلمان کو مسلمان اور سنی باقی رکھا ہے۔ کہیں مسلم لیگ پر فتوے صادر فرما کر خود ہی تحریک پاکستان کے ہیرو بن بیٹھے ہیں۔

جو کا محافظ گدھا اور دودھ کی محافظ بلی کی مثال قائدِ اعظم پر فتویٰ لگا کر نظریہ پاکستان کے محافظ بنتے ہیں۔ آج ہم ان بریلوی حضرات کے ایک رسالہ کا جائزہ لیتے ہیں جس میں قائدِ اعظم اور مسلم لیگ میں شمولیت پر مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں رسالہ کا نام الجوابات السنیہ علیٰ زھاء السوالات اللیگیہ ہے

مسلم لیگ میں شمولیت کے سوال پر مفتی اولاد رسول محمد میاں صاحب تحریر فرماتے ہیں" اور یہ سب غراض و مقاصد صریح محرمات شرعیہ پر مشتمل اور حرام قطعی اور منجر باشد ہائل و نکال و کفر و ضلال ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے لیگ کی شرکت و رکنیت سخت ممنوع و حرام ہے۔ کتاب ھذا صفحہ ۳۔ اسی پر بس نہیں تمام رسالہ ایسے ہی فتووں سے بھرا پڑا ہے۔ اب قائد اعظم کی صدارت کی طرف ایک دوسرے حضرت نے توجہ دی اور فرمایا" بد مذہب کو صدر بنانا حرام اسکے صدر ہوتے ہوئے اُس مجلس وانجمن کی رکنیت اشد حرام" صفحہ ۹ (فتویٰ حضرت سید آلِ مصطفیٰ صاحب

مرزا غلام احمد نے اعلانیہ طور پر انگریزوں سے جہاد ناجائز اور حرام قرار دیا۔ ان بے چاروں نے دوسرا انداز اختیار کیا کہ یہ لوگ پاکستان بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں ان کو کافر اور مرتد کہا جائے اور اس طرح انگریز دوستی کا ثبوت مہیا کیا جائے۔ کیا یہ قوم سے دھوکا اور غداری نہ تھی نورانی میاں صدر جمیعت علمائے پاکستان جواب دیں۔ جو علماء قائدِ اعظم سے مل کر عملی جد و جہد میں مصروف تھے تکفیری افسانے گھڑے گئے حضرت مولانا اشرف تھانوی۔ مولانا شبیر عثمانی۔ مولانا ظفر احمد عثمانی کو کافر اور مرتد کیا نہیں لکھا گیا۔ دنیا شاہد ہے مغربی پاکستان میں سب سے پہلے پاکستان کا جھنڈا حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی نے لہرایا تھا اور مشرقی پاکستان میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نے پاکستانی پرچم سر بلند کیا۔ کیا یہ بریلوی علماء (نام نہاد سنی) حلوہ کھانے میں مصروف تھے یا کہ نیند سے لطف اندوز ہو رہے تھے اس وقت

انہی بریلوی علماء نے اپنے رفقاء کو ہدایت کی کہ وہ عوام کو مسلم لیگ کی خبر ابتائیں اور کہیں کہ مسلم لیگ سے پرہیز کیا جائے ورنہ بے دین ہونے کا خطرہ ہے۔ آگے چل کر سائل سوال کرتا ہے کہ اگر مسلم لیگ ضلع کا صدر سنی ہو تو اس میں شرکت کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ فتویٰ سید مفتی آل رسول محمد میاں صاحب۔ ضلع مسلم لیگ کا صدر ہی نہیں بلکہ اسکے سب عہدے دار بھی سنی ہوں تو بھی جب کہ لیگ کے مقاصد وہی ہیں جو اوپر گزر چکے ہیں تو جو جتھہ بندی ان کیلئے ہے اس میں شرکت حرام اور ناجائز ہے۔

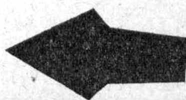
قارئین کرام۔ اب تو آپ کو خوب اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ لوگ نام کے ہیں کام کے نہیں۔ پاکستان بننے کے بعد قائدِ اعظم کو کسی نے مبارکباد دی تو قائدِ اعظم نے کہا کہ لوگو مبارکباد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو دو۔ وہ مجھ سے زیادہ مستحق ہیں۔ مجھ سے زیادہ کام انہوں نے کیا ہے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے تحریک پاکستان میں اپنا کردار ادا کیا۔ پاک و ہند کی تاریخ قیامت تک گواہی رہے گی۔

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
محمد سلیم قریشی۔

کراچی کے ۴۲ حلقوں میں رُکن سازی کے نظما کا تقرر

میں محرم الحرام میں کراچی کا تفصیلی دورہ کروں گا: زاہد الراشدی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور مولانا زاہد الراشدی نے گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی تنظیمی کمیٹی کے دفتر واقع مسجد فاروقیہ نزد ٹاور کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کراچی غربی ضلع کے لئے مولانا نور الہدیٰ، کراچی جنوبی کے لئے مولانا عبد الحق حقانی اور کراچی شرقی کے لئے قاری حضرت ولی کو کنوینر مقرر کرنے کا اعلان کیا اور بتایا کہ مندرجہ ذیل حلقوں میں علاقہ وار کنوینر ممبر شپ کا کام کریں گے۔ ۱۔ بلدیہ ٹاؤن حکیم محمد رفیق (۲) شیر شاہ کالونی سید عمران شاہ (۳) گلبائی مولانا عبد القیوم (۴) بابوائی چالی، محمد سرفراز (۵) فرنٹیئر کالونی حبیب الرحمٰن (۶) اورنگی ٹاؤن حافظ جان محمد (۷) قصبہ کالونی مولانا انوار الحق (۸) ناظم آباد (۱) قاری عبد الباعث (۹) ناظم آباد (۲) مولانا نجم عالم (۱۰) فیڈرل بی ایریا محمد احمد شاکر (۱۱) نارتھ ناظم آباد مولانا عبد السلام (۱۲) نیو کراچی ریاض الدین (۱۳) لیاقت آباد بھائی محمد صدیق (۱۴) عزیز آباد، محمد احمد (۱۵) گلشن اقبال، مولوی الٰہی بخش (۱۶) سہراب گوٹھ مولوی ابراہیم (۱۷) ایکسر لائن، حافظ تاج محمد (۱۸) واٹر پمپ مولانا شبیر محمد (۱۹) ڈرگ روڈ محمد یوسف علی ہاشمی (۲۰) ملیر و کھوکھرا پار قاضی قطب الدین (۲۱) بھینس کالونی محمد اشرف (۲۲) لانڈھی مولانا اقبال اللہ (۲۳) فیوچر کالونی ڈاکٹر اورنگزیب (۲۴) کورنگی مولانا عظیم الدین (۲۵) محمود آباد مولانا نور حسین (۲۶) قیوم آباد حاجی بشیر احمد (۲۷) ڈالمیا مولانا عبد الرؤف (۲۸) اختر کالونی مولانا جنید الرحمٰن (۲۹) کلری مولانا علی محمد قصر قندی (۳۰) مان روڈ رضا محمد (۳۱) بہار کالونی، محمد یوسف گلفام (۳۲) لیاری کیٹل، مولانا عبد الرحمٰن (۳۳) رانچھو لائن حافظ تاج محمد (۳۴) بغدادی پیڑی صوفی عبد الحق (۳۵) سبزی منڈی قاری عطاء اللہ (۳۶) سوسائٹی حافظ عنایت الرحمٰن (۳۷) پیر الٰہی بخش کالونی حکیم جمال الدین (۳۸) بندر روڈ حافظ غلام سرور (۳۹) موسیٰ لائن حاجی سعید اللہ (۴۰) عثمان آباد، عثمان الوری (۴۱) کیماڑی وزیر محمد، (۴۲) بھٹہ ویلیج ڈاکٹر شریف حسین، باقی علاقوں کے لئے کنوینروں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ وہ محرم الحرام میں عشرہ کے لئے کراچی آئیں گے اور کراچی کا تفصیلی دورہ کر کے رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیں گے۔ آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام طبقاتی یا فرقہ وارانہ جماعت نہیں بلکہ ایک قومی سیاسی تنظیم ہے جس میں ہر طبقہ اور مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمان شریک ہو سکتے ہیں اور خواتین بھی اس کی ممبر بن سکتی ہیں اور ان کے الگ حلقے بھی بن سکتے ہیں آپ نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد کے استحکام و ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اس میں شامل تمام جماعتیں تنظیمی لحاظ سے مضبوط و مستحکم ہوں اسی لئے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم نو کا فیصلہ کیا گیا ہے۔



جماعتی کارکن رکن سازی کے کام کو جوش و خروش کے ساتھ مکمل کریں
مولانا عبید اللہ انور

لاہور میں نو رکنی تنظیمی کمیٹی کا قیام

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا ایک اہم اجلاس شیرانوالہ گیٹ لاہور میں صوبائی امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور کی صدارت میں ہوا جس میں لاہور میں جمعیت کی رکن سازی اور دیگر تنظیمی امور پر غور کیا گیا اجلاس سے مولانا عبید اللہ انور نے خطاب کرتے ہوئے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ رکن سازی کے کام کو پورے جوش و خروش کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے اور علماء حق کے پیغام کو اس ملک کے ہر شہری تک پہنچائیں۔ آپ نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام نے ملک کی سالمیت کے تحفظ کے لئے ہر دور میں قربانیاں دی ہیں اور آئندہ بھی جمعیۃ کے کارکن اسلامی نظام کے نفاذ کے اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جمعیۃ کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں جماعتی دستور اور نظم و ضبط کی پوری طرح پابندی کرنی چاہیئے اور جماعتی صفوں کو مضبوط بنیادوں پر از سر نو منظم کرنا چاہیئے۔ اجلاس نے لاہور ضلع اور شہر میں جمعیۃ کی رکن سازی اور تنظیمی سرگرمیوں کی

نگرانی کے لئے مولانا محمد اجمل خان اور مولانا محمد ابراہیم کی نگرانی میں نو رکنی تنظیمی کمیٹی قائم کی جس کے ارکان یہ ہیں ملک شیر محمد، میاں محمد حنیف، مولانا سیف الدین، مولانا سعید الرحمٰن علوی، مولانا اللہ داد، مخدوم منظور احمد، حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ، محمد اقبال اور حافظ غلام مرتضیٰ۔

حضرت مولانا محمد شریف ماہی کو صدمہ

مولانا محمد شریف صاحب ماہی کی والدہ ماجدہ ۲۲ ذوالحجہ کو وفات پاچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ ہم مولانا ماہی کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ مولانا کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ عبدالکریم نعمانی، مولانا امداد اللہ، مولانا محمد اشرف جناب فیض احمد فیاض لیہری، حاجی اکبر خان صاحب و دیگر اراکین جمعیت علماء اسلام۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

گزشتہ دنوں جمعیت علمائے اسلام سرگودھا ڈویژن کی تنظیمی کمیٹی کے نگران مولانا محمد عمر لدھیانوی نے سرگودھا ڈویژن کے چاروں اضلاع میں جمعیت کی رکن سازی کے سلسلہ میں ضلعی تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان کا اعلان کر دیا ہے جو اپنے اپنے علاقوں میں جمعیت علمائے اسلام کے پروگرام سے اتفاق رکھنے والے افراد کو جمعیت کا ممبر بنائیں گے۔ مولانا محمد عمر نے رکن سازی کے کام کو مؤثر طریقے سے نمٹانے کی خاطر احمد یعقوب چودھری (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کو ڈویژنل تنظیمی کمیٹی کا نائب نگران مقرر کیا ہے۔ ضلعی تنظیمی کمیٹیوں کی تفصیل اور ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ ضلعی تنظیمی کمیٹی فیصل آباد: احمد یعقوب چودھری (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ) رانا عزیز احمد خان ایڈووکیٹ (تحصیل سمندری) مولانا عزیز الرحمٰن انوری (تحصیل فیصل آباد) اور ڈاکٹر محمد لٰسین کلسی (تحصیل جڑانوالہ)

۲۔ ضلعی تنظیمی کمیٹی ضلع جھنگ: حافظ محمد اشرف خان (تحصیل چنیوٹ) مولانا محمد بشیر احمد (تحصیل شورکوٹ) اور قاری غلام محمد (تحصیل جھنگ)

۳۔ ضلعی تنظیمی کمیٹی سرگودھا۔ مولانا جلال الدین (تحصیل بھلوال) شیخ محمد یامین (تحصیل سرگودھا) حکیم علی احمد خان (تحصیل خوشاب) مولانا عبدالماجد (تحصیل شاہ پور) اور حافظ محمد صادق (سرگودھا شہر)۔

۴۔ ضلعی تنظیمی کمیٹی میانوالی: صوفی محمد حنیف (تحصیل بھکر) مسعود احمد نیازی (تحصیل میانوالی) اور مولانا حافظ سراج دین کاچھوی (تحصیل کلور کوٹ)

دریں اثناء ڈویژنل تنظیمی کمیٹی کے نگران مولانا محمد عمر لدھیانوی نے اضلاعی تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں جمعیت کی رکن سازی کی مہم میں بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ افراد کو جمعیت علمائے اسلام کے ممبر بنائیں۔ تاکہ تنظیمی ڈھانچہ کی مضبوطی کے بعد ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کی خاطر جمعیت اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کر سکے۔

این۔ڈی۔پی سے علیحدگی اور جمعیت میں شمولیت

سرگودھا۔ گزشتہ روز ایک تقریب میں این ڈی۔ پی سرگودھا کے سرگرم کارکن جناب سید محمد فاروق شاہ نے اپنے ۱۶ ساتھیوں سمیت جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور کہا کہ اس وقت ملک میں نظامِ مصطفیٰ کے لئے مولانا مفتی محمود کی عظیم خدمات ہیں۔ یہ تقریب دفتر جمعیت میں ہوئی اس میں مولانا صالح محمد امرتسری جمعیتہ شیخ جہانگیر سردار ایڈووکیٹ، ملک محمد اسلم صاحب چودھری محمد صدیق، قریشی عبدالغفور اور مولوی محمد صادق کے علاوہ شہری جمعیت کے ممتاز کارکن شریک تھے۔

ضلع گجرات

کی رکن سازی کی مہم شروع کر دی گئی ہے لالہ موسیٰ میں امیر ضلع نے اپنے دستخط کر کے رکن سازی کی مہم کا آغاز کیا اور کارکنوں پر زور دیا کہ رکن سازی [illegible] شور سے شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ رکن [illegible] نے کی کوشش کریں۔ امیر ضلع سید بشیر احمد شاہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات نے نگران کمیٹی ضلع گجرات کے لئے جو ارکان مقرر کئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ مولانا عبدالرؤف گجرات شہر ناظم اعلیٰ، ناظم حلقہ منڈی عبدالقیوم پراچہ صاحب منڈی بہاؤ الدین، مولانا قاری اختر صاحب پنجن کسانہ کھاریاں سید اصغر علی شاہ صاحب ناظم حلقہ کھاریاں قاری میاں محمد ناظم حلقہ کوٹلہ ناظم حلقہ جلالپور جٹاں۔

انتخابات قومی اتحاد نوری بلڈنگ اسلام پورہ

صدر۔ حافظ خواجہ عبدالحفیظ بھیروی، سینئر نائب صدر شیخ عبداللطیف صاحب، نائب صدر محمد افضل ملوچ جنرل سیکرٹری محمد اقبال جعفری اور سیکرٹری نشر و اشاعت خالد بھٹی۔ جوائنٹ سیکرٹری محمد اسلم فاروقی۔ خزانچی ابن نور۔ اراکین مجلس عاملہ قاری کبیر احمد، عبداللطیف صاحب پاک آرٹ والے محمد اسماعیل جعفری زاہد بلندی شہری راؤ عبدالرشید ایڈووکیٹ۔

تحصیل چونیاں

گزشتہ دنوں جمعیۃ علمائے اسلام تحصیل چونیاں کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت مولانا نواب الدین صاحب امیر جمعیت تحصیل چونیاں نے کی۔ تلاوت قاری محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ مفتی محمد شریف صاحب امیر ضلع قصور نے بڑے شستہ انداز میں جمعیۃ علمائے اسلام و اکابرین جمعیت کی پالیسی اور ان کی قربانیوں پر محیط و مفصل روشنی ڈالی چنانچہ علاقہ کی مشہور و معروف شخصیت اور سابق صوبائی اسمبلی حلقہ کنگن پور کے امیدوار چودھری منور خان سرور نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے متاثر ہو کر جمعیت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ ان کی شمولیت پر جمعیۃ ضلع قصور کے امیر مفتی محمد شریف تحصیل کے امیر مولانا نواب الدین تحصیل کے جنرل سیکرٹری حافظ مولانا عبدالسبحان ناظم نشر و اشاعت قاری محمد ابراہیم مقبید و دیگر شرکائے اجلاس نے پرجوش خیر مقدم کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ چودھری صاحب نظامِ مصطفیٰ کے لئے جمعیت کے کام میں بھرپور تعاون کریں گے۔ تحصیل کی مجلس شوریٰ کا ہر ماہ اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتا ہے اور کام کا جائزہ لیا جاتا ہے اس وقت مہم رکنیت سازی [illegible] زور شور سے جاری ہے چنانچہ شہر چونیاں سے یہ لوگ جمعیت میں شمولیت کر چکے ہیں۔ علامہ سکندر دین صاحب خطیب ڈپٹی والی مسجد چونیاں سیٹھ محمد صادق صاحب، غلہ منڈی چونیاں، حافظ محمد شریف صاحب کمیشن شاپ چونیاں۔ شیخ محمد حنیف صاحب بزاز بھائی پھیرو۔

تحصیل چارسدہ

تحصیل چارسدہ میں جمعیۃ العلماء اسلام کے حالیہ انتخابات کے نتیجہ میں جو نئی قیادت منصۂ شہود پر آئی ہے۔ جمعیت کے تمام ارکان نے اس پر صاد کر لیا ہے اور نئے اور پرانے ورکروں کا بھرپور اعتماد نو منتخب عہدیداروں کو ہمیشہ شامل حال رہے گا تحصیل چارسدہ کی نئی قیادت کے لئے ممتاز عالم دین حضرت مولانا ہدایت الحق آف تنگی کا بطور امیر اور مولانا نور محمد آف ڈھکی کا بحیثیت ناظم عمومی انتخاب یقیناً پارٹی مستقبل کے لئے نیک فال ثابت ہوگا۔ مولانا محمد گوہر شاہ کی بہ عہدہ سیکرٹری اطلاعات انتخابی تقرری اور مجلس عاملہ کے دیگر ارکان کا چناؤ ہوا۔ ناظم عمومی جمعیت العلمائے اسلام نو نائب، مولانا محمد شریف اور مرزا ڈھیر ہیں جمعیت کے امیدوار قومی اتحاد شو لگرہ کے پریس سیکرٹری مولانا سعید گل نے جمعیت تحصیل چارسدہ کی نو منتخب کابینہ کے تمام ارکان کو دلی مبارکباد پیش کی ہے اور اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ شولگرہ شمالی وجنوبی ہشت نگر، مبیرہ اور دوآبہ میں جمعیت کی تمام شاخوں کے انتخابات اور رکنیت سازی کی مہم کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے ان علاقوں کے تمام چھوٹے بڑے دیہات کا دورہ شروع کریں گے مولانا سعید گل اور مولانا محمد شریف نے تحصیل چارسدہ کے سابق امیر اور سابق صوبائی اسمبلی کے امیدوار مولانا فضل مولیٰ آف کوٹ کی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ حضرت مولانا عبدالصمد مرحوم آف چینہ کی معیت میں انہوں نے جمعیت کی جو شمع شولگرہ میں روشن کی تھی اور شولگرہ کے تمام جید علماء کرام کو جس طرح ایک پلیٹ فارم پر متحد رکھا تھا وہ ان کے تدبر کا ایک لافانی ثبوت ہے۔ بہر حال دونوں رہنماؤں نے مولانا فضل مولیٰ آف کوٹ کی طویل علالت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دعائے صحت کے لئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔

اعظم بستی کراچی

جمعیت علماء اسلام حلقہ اعظم بستی کے امیر قاری حسین احمد اور ناظم اعلیٰ سراج الدین ایڈووکیٹ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اسلامی نظام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسلامی نظام کے لئے قوم نے بے تحاشہ اور بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ آج بھی ملک میں انسانیت سوز واقعات پیش آرہے ہیں جس سے حکومت وقت کی بدنامی ہو رہی ہے اور کل کی طرح آج بھی نوکر شاہی برائی اور زیادتی دیکھ کر آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ لہذا ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اس مملکت خداداد میں جلد از جلد اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

نیز یہ کہ اعظم بستی اور اعظم ٹاؤن کے درمیان ایک ہی مین روڈ جو کہ ۱۰۰ فٹ روڈ کہلاتی ہے۔ ۱۹۷۷ء کے سیلاب سے تباہ ہو چکی ہے اور اب تو اس میں تین تین فٹ گہرے گڑھے بن گئے ہیں۔ جو کہ گاڑیوں کے لئے کیا پیدل چلنے والوں کے لئے بھی مصیبت ہے لہذا ہم کے ایم سی کے ایڈمنسٹریٹر سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا اعظم بستی کے رہنے والوں پر رحم کیا جائے اور اسی ایک ہی مین روڈ کو دوبارہ جلد از جلد بنایا جائے۔

پولیس افسران سے خطاب فیصل آباد

فیصل آباد میں ۲۲ نومبر کو مولانا عزیز الرحمٰن امیر جمعیت علماء اسلام و دیگر رہنما قومی اتحاد نے تحریک اصلاح معاشرہ کے تحت ایس پی صاحب کے دفتر میں ضلع بھر سے آئے ہوئے پولیس افسران کو خطاب کیا حضور کا فرمان یاد دلایا کہ تم میں سے ہر آدمی خود اپنے آپ کا بھی جواب دہ ہے اور اپنے ماتحتوں کا بھی جوابدہ ہے۔ جیسے قطرہ قطرہ سے دریا بنتا ہے اسی طرح ایک ایک فرد سے قوم بنتی ہے اگر ہر ہر فرد یہ ٹھان لے کہ میں نے ناجائز کام نہیں کرنا تو ساری قوم کی اصلاح ہو جائے گی مگر افسوس ہم اپنے آپ کی اصلاح کرنے کی بجائے لوگوں کو کہتے ہیں وہ اصلاح کریں ہر کوئی اپنے کو مرفوع القلم سمجھتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں اصلاحی تحریک کارگر نہیں ہوتی جب ہم خود ٹھیک ہو جائیں گے لوگ اس سے بہت زیادہ متاثر ہوں گے اس طرح حضور کا ارشاد ہے برائی کو اپنے ہاتھ سے روک دو اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کم از کم دل سے برا جانو اور ان سے میل جول چھوڑ دو۔

جمعیت علماء اسلام کہروڑپکا کے

ناظم اعلیٰ کو صدمہ

جمعیت علماء اسلام کہروڑپکا کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام محمد صاحب کے والد محترم ملک گامن مورخہ ۱۶/۱۱ کی شب کافی عرصہ علیل رہ کر انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم نہایت نیک اور دین دار بزرگ تھے اور علماء حقہ سے گہرا تعلق تھا۔ ان کی نماز جنازہ میونسپل پارک میں ادا کی گئی جس میں قومی اتحاد اور جمعیت علماء اسلام کے سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی جمعیت علماء اسلام کے امیر حکیم حبیب احمد صدیقی اور نائب امیر مولانا محمد بشیر صاحب اور جمعیت تحصیل لودھراں کے امیر مولانا اللہ بخش اور ناظم اعلیٰ محمد شریف نعمانی نے مولانا غلام محمد صاحب سے اظہار تعزیت کیا اور جمعیت علماء اسلام کہروڑپکا کے عمومی اجلاس میں قرارداد تعزیت منظور کی گئی اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور ان کی مغفرت کی دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے آمین۔

مولانا محمد منظور الحق صاحب رحمانی
مبلغ جمعیت علمائے اسلام ضلع ملتان
کا تبلیغی و تنظیمی دورہ

مولانا آج کل رکن سازی کی مہم پر ہیں۔ مولانا مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کر چکے ہیں۔ بیمعہ آباد ملتان، دنیا پور (۳) جلہ ارائیں (۴) ممدال (۵) باگڑ سرگانہ (۶) عبدالحکیم (۷) سرائے سدھو (۸) قاسم بیلہ ملتان (۹) غازی پور (۱۰) کہروڑپکا (۱۱) لودھراں (۱۲) شیر پور (۱۳) مظفر آباد (۱۴) علم پور (۱۵) لطف آباد (۱۶) ٹھل نجیب (۱۷) جھوک وہن (۱۸) سلار وہن۔ رحمانی صاحب جدید رکن سازی کے ساتھ مقامی تشکیلات بھی کر رہے ہیں۔

سیالکوٹ میں مبلغ کا تقرر

قاری محمد امین صاحب فاروقی کو شہر سیالکوٹ کے لئے بطور مبلغ جمعیت العلمائے اسلام مقرر کیا گیا ہے تمام کارکنوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ شہری دفتر واقع غلہ منڈی سے رابطہ قائم کریں۔

تحصیل اوباڑہ

تحصیل اوباڑہ کے مبلغ مولوی محمد الدین صاحب نے مختلف حلقوں کا دورہ کیا اور عوام کو جمعیت کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا درج ذیل مقامات پر انتخابات ہوئے۔

(۱) راہوتی شہر: امیر حاجی عبدالمجید صاحب نائب غوث الدین صاحب بلوچ۔ ناظم عمومی مولوی محمد الدین صاحب بلوچ۔ نائب سومار خان بدر
سالار۔ بشیر احمد شر بلوچ
خزانچی۔ جناب امیر صاحب

(۲) گوٹھ بیرونہ تحصیل اوباڑہ
امیر مولوی عبدالواحد صاحب، نائب حافظ عبداللطیف صاحب،
ناظم عبدالسبحان صاحب
سالار: سراج الدین صاحب
خزانچی۔ حافظ امیر علی صاحب

۳۔ گوٹھ کیہر خان ڈھو تحصیل اوباڑہ
امیر حافظ احسان الحق حقانی
ناظم ممتاز علی مہاجر
خزانچی۔ غلام قادر صاحب سومرہ
سالار۔ نیاز الدین صاحب مہاجر

جڑانوالہ

جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام ایک خصوصی اجلاس بروز بدھوار یکم نومبر زیر صدارت مولانا امیر زاہد صاحب ہوا جس میں شہر کے معززین وکلا اور جمعیت کے کارکنان کے علاوہ شہریوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی جس میں ٹرانسپورٹرز حضرات کی من مانی کا ذکر تفصیل سے ہوا۔ اور عوام سے ناروا سلوک اور کنڈیکٹر حضرات کے مسافر سے نازیبا کلمات استعمال کرنے کی مذمت کی گئی۔

کامیابی

جمعیت علمائے اسلام کے سرگرم کارکن اور تحریک نظام مصطفےٰ کے مجاہد جناب محمد عاقل صاحب انجمن آڑھتیاں کلور کوٹ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ محمد عاقل صاحب کی مخالفت میں تین ۳ اور حمایت میں بائیس ۲۲ ووٹ آئے۔

لودھراں

جمعیت علمائے اسلام تحصیل لودھراں کا ایک اجلاس کہروڑپکا میں زیر صدارت مولانا محمد میاں صاحب نائب امیر جمعیت علمائے اسلام تحصیل لودھراں منعقد ہوا جس میں عوام کے مسائل حل کرانے کے لئے بنائی گئیں کمیٹیوں کی کارکردگی پر غور کیا گیا۔ تحصیل کی سطح پر ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں مختلف علاقوں کے نمائندوں کو شامل کیا گیا۔ کہروڑپکا سے حاجی محمد حسین صاحب بڑ اور محمد صدیق خان کانجن۔ لودھراں سے ملک فیض اللہ صاحب اور عبدالغفور خان لودھی اور دنیا پور سے چودھری محمد عنایت صاحب اور جلہ ارائیں سے میاں محمد خلیل صاحب نمبردار اور علاقہ فریجے والا اور ان کے ملحقہ چکوک سے مولانا محمد ابراہیم صاحب گجر کو لیا گیا اجلاس میں کہروڑپکا، لودھراں، دنیا پور، جلہ ارائیاں میں جدید رکنیت سازی کے لئے فارم رکنیت کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان

ڈیرہ اسماعیل خان میں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے زیر اہتمام یوم عثمان غنی کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر جماعت مرکزیہ مولانا عبدالشکور دین پوری اور ناظم اعلیٰ مولانا سید عبدالمجید ندیم نے سیرۃ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی پر مفصل روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان امت مصطفوی کے ایک عظیم محسن ہیں۔ آپ کی دولت ہمیشہ اسلام کے کام آئی۔ اور آپ کے ۱۲ سالہ دور خلافت میں شاندار فتوحات ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے خلافت راشدہ کا دور روشنی کا مینار ہے رسول اکرمؐ کے جانشینوں کی زندگیاں پیغمبر اسلام کی مقدس تعلیمات کا بین مظہر ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں لادین اور سوشلسٹ عناصر کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منائے جائیں۔ جلسہ کی صدارت صاحبزادہ عزیز احمد آف کنڈیاں شریف نے فرمائی۔

ڈیتھا گوٹھ

گزشتہ دنوں مدرسہ روضۃ العلوم ڈیتھا گوٹھ زیر صدارت مولانا دوست محمد صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام شہداد پور کا اجلاس ہوا جس میں اکثر اراکین جمعیت نے شرکت کی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب یزدانی جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام شہداد پور نے کیا۔ تلاوت کے بعد امیر جمعیت نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور بعد میں حضرت مولانا عبدالعزیز یزدانی نے بھی تبصرہ فرمایا اور قائد جمعیت علمائے اسلام حضرت مولانا مفتی محمود کی صحت یابی کے لئے تمام مسلمانوں سے دعا کی اپیل کی۔

طلباء کی سرگرمیاں

مرتبہ: ظہیر میر

ہمیں جمعیتہ طلباء اسلام کے جیالے کارکنوں پر فخر ہے،

(میر صبح صادق کھوسو)

بلوچستان جمعیتہ کے انتخابات ۱۲۔ دسمبر کو کوئٹہ میں منعقد ہوں گے،

گذشتہ دنوں وفاقی وزیر صحت جناب میر صبح صادق کھوسو ضلع لاڑکانہ کے تفصیلی دورے پر تشریف لائے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جمعیتہ طلباء اسلام لاڑکانہ کے کارکنان نے بھی وفاقی وزیر صحت کے اعزاز میں ایک عظیم الشان استقبالیہ دیا۔ یہ استقبالیہ ہوٹل سینما لاڑکانہ کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں لاڑکانہ میڈیکل کے طلباء کی کثیر تعداد کے علاوہ معزز شہریوں، وکلاء سماجی کارکنوں نے بھی شرکت کی جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی تنظیمی کمیٹی کے صدر جناب نذیر احمد پنہوار نے اس استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جمعیتہ طلباء اسلام کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیتہ طلباء اسلام ضلع لاڑکانہ کے صدر جناب خالد محمود سومرو نے انجام دیئے۔ اس عظیم الشان استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر صحت نے کہا کہ مجھے آج یہ استقبال دیکھ کے انتہائی خوشی ہوئی ہے آپ نے جمعیتہ کے جوانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس فتنہ و فساد کے زمانے میں علماء حق کی قیادت میں للہ امر کے پرچم تلے اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ نے جمعیتہ طلباء اسلام کے کارکنوں کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ لوگوں پر فخر ہے کہ آپ لوگوں نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر ظالم اور جابر حکمران سے ٹکر لی ہے۔ آپ نے آخر میں طلباء کو محنت لگن اور خلوص سے کام کرنے کی نصیحت کی

بلوچستان۔ صوبائی انتخاب۔

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق صوبہ کی جمعیتہ کے انتخابات ۱۲ دسمبر بروز جمعہ المبارک کوئٹہ میں منعقد ہوں گے۔ اس موقع پر جمعتہ طلباء اسلام کے مرکزی صدر جناب میاں محمد صادق اور مرکزی نائب صدر جناب ندیم اقبال اعوان مرکز کی طرف سے اجلاس میں شریک ہوں گے۔ ایک اور ذرائع کے مطابق اس اہم موقع پر قائد قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ اور جمعیتہ علماء اسلام سے وابستہ تینوں وفاقی وزراء کی شرکت بھی متوقع ہے۔ صوبائی مجلس عمومی کے اراکین کو دعوت نامے جاری کردیئے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو دعوت نامہ موصول نہ ہو تو برائے کرم اس اعلان کو ہی دعوت نامہ سمجھتے ہوئے بروقت تشریف لا کر صوبائی قیادت کے انتخاب میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوں

منجانب:۔ اسحاق عبداللہ بنوی ناظم اطلاعات جمعیتہ طلباء اسلام بلوچستان۔

کندہ کوٹ (ضلع جیکب آباد)

گذشتہ روز جمعیتہ طلباء اسلام کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد کے کارکنان کا ایک انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب عبدالحی نرناری صدر جمعیتہ طلباء اسلام ضلع جیکب آباد منعقد ہوا۔ ضلعی مجلس عاملہ کے دوسرے اراکین نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ اور اتفاق رائے سے کندہ کوٹ کی شاخ کے لئے درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر: شہاب الدین۔

نائب صدر: عبداللہ بھٹو۔

ناظم:۔ ممتاز پیو۔

ناظم عمومی:۔ محمد اسلم انصاری

ناظم اطلاعات:۔ عبدالعزیز بھٹو۔

ناظم مالیات:۔ عبدالقادر بلوچ۔

عیادت پرسی

گذشتہ روز جمعیتہ طلباء اسلام کے ایک صوبائی وفد جس کی قیادت جناب نذیر احمد پنہور صدر جمعیتہ طلباء اسلام تنظیمی کمیٹی صوبہ سندھ نے کی جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر پیر حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی مدظلہ العالی کی عیادت کی۔ حضرت امروٹی شاہ آجکل شکار پور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وفد میں جناب نذیر احمد پنہوار کے علاوہ محمد صدیق سومرو۔ عبدالفتاح مینں صوفی جمال الدین، عبدالباری شیخ بھی شامل تھے۔ وفد نے حضرت شاہ صاحب کی خیریت دریافت کی۔ اور ان سے دعاؤں کی درخواست کی۔

تنظیمی دورہ۔

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی تنظیمی کمیٹی کے صدر سید نصیب علی شاہ نے گذشتہ دنوں ڈیرہ ڈویژن کا تفصیلی تنظیمی دورہ کیا۔ اس دورے میں کنوینگ باڈی کے رکن جناب محمد اسماعیل قریشی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے کرک اور لکھی نصرت میں کارکنوں سے تنظیمی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا عزنی خیل اور کنی مروت کے دورے کے دوران وفد نے عزنی خیل میں سٹوڈنٹس یونین کے نومنتخب عہدیداروں سے بھی آپ نے ملاقات کی۔ گورنمنٹ کالج کی نومنتخب یونین کے عہدیداروں سے بھی آپ نے ملاقات کی۔ دریں اثنا صوبہ سرحد کی جمعیتہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق امسال جمعیتہ نے صوبہ بھر کے درج ذیل کالجوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

۱۔ گورنمنٹ کالج ٹنگی میں جمعیتہ طلباء اسلام

کا پورا پینل کامیاب ہوا۔

۲۔ گورنمنٹ کرک جائنٹ سیکرٹری اور کلاس نمائندگان کامیاب ہوئے۔

۳۔ گورنمنٹ کمرشل کالج بنوں میں جے ٹی آئی کی طرف سے نامزد کردہ صدارتی امیدوار کامیاب ہوا۔

۴۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بنوں میں کلاس نمائندگان کامیاب ہوئے۔

۵۔ گورنمنٹ ڈگری کالج لکی مروت میں بھی کلاس نمائندگان کامیاب ہوئے۔

۶۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی کلاس نمائندگان کامیاب ہوئے۔

۷۔ گورنمنٹ کالج کلاچی میں جمعیۃ طلباء اسلام کی طرف سے نامزد کردہ امیدوار برائے صدارت نائب صدارت اور جائنٹ سیکرٹری کے علاوہ کلاس نمائندگان بھی کامیاب ہوئے۔

۸۔ گورنمنٹ ڈگری کالج مانسہرہ میں جے ٹی آئی کی طرف سے جنرل سیکرٹری کامیاب ہوئے

۹۔ گورنمنٹ کالج بالاکوٹ میں J.T.I کی طرف سے جنرل سیکرٹری۔ جوائنٹ سیکرٹری اور کلاس نمائندگان کامیاب ہوئے۔

سمبڑیال۔ (ضلع سیالکوٹ) انتخاب

صدر :۔ رانا واجد علی

نائب صدر :۔ رانا سربلند

ناظم :۔ عبدالجبار

ناظم مالیات :۔ قاری عبدالرؤف

ناظم عمومی :۔ راؤ محمد یونس

ناظم اطلاعات :۔ واجد علی

سرائے عالمگیر (ضلع جہلم) انتخاب۔

صدر :۔ حافظ محمد اختر

نائب صدر :۔ انور علی

ناظم :۔ دلشاد حسین

ناظم عمومی :۔ ذوالفقار احمد

ناظم اطلاعات محمد اسلم

ناظم مالیات :۔ نسیم خان

عظیم الشان جلوس

گزشتہ روز حاصل پور میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ اس عظیم الشان جلوس کی قیادت ممتاز طالب علم راہنما اور جمعیۃ طلبائے اسلام کے مرکزی قائم مقام صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے کی۔ یہ جلوس راڈلسن نامی مصنف کی کتاب "محمد" کے خلاف احتجاج کے طور پر نکالا گیا۔ ندیم اقبال اعوان نے مختلف مقامات پر جلوس کے شرکائے سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام نے جیالوں نے ہر دور میں نظام مصطفٰے کے عملی نفاذ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان کو حکومتی سطح پر فرانس کی حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے اس کتاب کو ضبط کروانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ شرکائے جلوس نے حاصل پور کے مختلف مقامات کا چکر لگایا۔ اجلاس کے شرکاء مختلف نعروں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ ندیم اقبال اعوان نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہوں نے فی الفور اس کا نوٹس نہ لیا تو جمعیۃ طلباء اسلام اس کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرے گی جس کی ساری ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوگی۔

ضلع کوئٹہ

گزشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام ضلع کوئٹہ کی مجلس عمومی کا ایک انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب محمد سلیم بلوچ منعقد ہوا اور اتفاق رائے سے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : عبداللہ جان۔ سلیمان خیل گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ۔

نائب صدر اول : عبدالمالک : مدرسہ عربیہ مطلع العلوم، بروری روڈ، کوئٹہ۔

نائب صدر دوم : محمد ایاز : مدرسہ عربیہ مطلع العلوم بروری روڈ۔ کوئٹہ :

ناظم عمومی : محمد سلیم بلوچ۔ بولان میڈیکل کالج کوئٹہ

ناظم : عبدالماجد خان : مدرسہ مظہر العلوم۔ کوئٹہ۔

ناظم اطلاعات : عبدالرشید ساز گگزنی۔ گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ۔

ناظم مالیات۔ عبداللطیف شاہ : مدرسہ عربیہ مطلع العلوم : کوئٹہ :

جھاوریاں

گزشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام جھاوریاں ضلع سرگودھا کے کارکنوں کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مولا بخش صاحب منعقد ہوا۔ اور اتفاق رائے سے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : شیخ طارق محمود : گورنمنٹ ہائی سکول جھاوریاں

نائب صدر : محمد ریاض :

ناظم عمومی : محمد اشرف انجم : گورنمنٹ کالج آف کامرس سرگودھا

ناظم : منیر احمد گورنمنٹ ہائی سکول جھاوریاں۔

ناظم اطلاعات : محمد انور " "

ناظم مالیات : عبدالخالق " "

بنا بریں ملک محمد اقبال آصف کو ضلع سرگودھا کا کنوینیر اور جناب نوید احمد اور جناب محمد اسلم کو ان کا معاون مقرر کیا گیا۔

ضلع لاہور

گزشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لاہور کے کارکنان کا ایک انتخابی اجلاس زیر صدارت محمد صدیق منعقد ہوا اور جناب محمد ادریس ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب نے بطور مہمان خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ اتفاق رائے سے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : خالد محمود ٹیپو، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی۔ لاہور۔

نائب صدر : منصور احمد خالد : جامعہ اشرفیہ لاہور

ناظم عمومی : طارق منصور : اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور

ناظم : زبیر بٹ : کامرس کالج لاہور

ناظم اطلاعات : اختر ندیم : جامعہ اشرفیہ لاہور

دارالعلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جن کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دارالعلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور



سیمنٹ سٹاکسٹ اور صدارتی آرڈیننس

صدر پاکستان کے آرڈیننس کے نفاذ کے بعد اب کوئی سیمنٹ سٹاکسٹ پاکستان کی کسی عدالت میں نہیں جا سکتا اور سٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن آف پاکستان جس کو چاہئے جس وقت چاہے کینسل کرے اسے مکمل اختیارات بھی حاصل ہیں اور اکثر اوقات اخبارات میں وفاقی وزیر پیداوار کے بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خفیہ ایجنسی ایک سے زائد ... ایجنسی یا بھٹو دور کی ایجنسیاں کینسل کر دی جائیں گی جس پر سٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن آف پاکستان کے حکم کے مطابق یا ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری کے سیلز مینجر نے خود عمل شروع کیا اور کچھ ایجنسیاں کینسل بھی کیں صرف پاک سیمنٹ فیکٹری نے ایک صد سے زائد ایجنسیاں کینسل کی ہیں مگر اس میں بھٹو دور کی ایجنسیاں کینسل نہیں ہوئیں۔ خاص طور پہ بہاولپور میں موجود ہیں۔ بھٹو دور کی پیداوار اور خاص کر پیپلز پارٹی کے کارکن یا تعلق دار یا وہ لوگ جو بلیک مارکیٹ کے سلسلہ میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان کی ایجنسیاں بحال رہنا تو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ کارروائی صدر پاکستان کے آرڈیننس کا سہارا لے کر پیپلز پارٹی کے حواریوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور قومی اتحاد کے کارکنوں کی ایجنسی کینسل اور سونے پر سہاگہ کا کام دے رہی ہے کہ جس شخص نے آج تک بلیک تو کیا انتظامیہ اور فیکٹری کے کسی قسم کے حکم کی خلاف ورزی نہ کی اور سختی سے سیمنٹ کی صحیح تقسیم اور کنٹرول ریٹ پہ فروخت کی ہو تو ایجنسی سے محروم اور بلیک میلر پیپلز پارٹی کے ٹم ٹٹ اور بھٹو دور کی پیداوار آپ کے دور میں دندناتے پھریں اور بلیک کریں۔ مارشل لاء کے تحت گرفتاری کے باوجود بھی ایجنسیاں بحال رہنا یہ انصاف نہیں یہ سراسر زیادتی ہے۔ آپ کینسل شدہ ایجنسیاں بحال کرنے کا حکم جاری فرمائیں اور آپ ۵ سال کا ضلعی انتظامیہ سے ریکارڈ منگوا لیں کہ کون کون سے وہ لوگ بلیک کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے ان کی ایجنسی کینسل کریں اور بلیک کرنے والے سٹاکسٹوں کے سرپرست جو فیکٹریوں میں موجود ہیں ان افسروں کی چھانٹی کی جائے۔ یہ لوگ آپ کی حکومت کو بدنام کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے۔ یہ سٹاکسٹ سیمنٹ کی سٹاکسٹ شپ غلط کینسل کرنا بھی انہی کا کام ہے یہ لوگ فیکٹری کے اندر اور باہر آپ کے خلاف نفرت پھیلانے کا کام کر رہے ہیں ان کی فہرست اگر آپ حکم دیں تو ہم مہیا کریں گے آپ مارشل لاء کے تحت ان کی انکوائری کرائیں اور سخت ایکشن لیں ایجنسی کی منسوخی آپ صرف اور صرف بلیک مارکیٹنگ کی ہی کریں تاکہ سیمنٹ کی قلت ختم ہو بلیک ختم ہوگی تو سیمنٹ عام ہوگا۔ سیمنٹ کی ایجنسی ایسے لوگوں کی کینسل ہونی چاہیے جو سیمنٹ خود فروخت نہ کرتے ہوں۔ بلکہ دوسروں کے ذریعہ فروخت کراتے ہوں اور ... آئندہ سیمنٹ کی ایجنسی ایسے لوگوں کو دی جانی چاہیے جو بلڈنگ میٹریل کا کام کرتا ہو۔ اور وہ کبھی چوری کے اور بلیک مارکیٹ کے الزام میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ اور وہ کسی قسم کے بلیک میں ملوث نہ ہوا ہو اور نہ ہی اس کی فیملی میں ایسا کوئی فرد ہو جب تک سیمنٹ کی سٹاکسٹ شپ سے چور۔ بلیک مارکیٹر اور سیمنٹ کے کاروبار پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے والے اور دوسروں کے ذریعہ کام کرانے والے ختم نہیں ہوں گے۔ سیمنٹ کی قلت ختم نہیں ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ فوری طور پر کینسل شدہ تمام ایجنسیاں بحال کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے اور اس کے علاوہ یہ مذموم حرکت کرنے والے افراد کو قرار واقعی سزا دیں گے تاکہ وہ آئندہ ایسا کام کرنے سے پہلے اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیں کہ جس سے کسی ایماندار سٹاکسٹ کو نقصان نہ پہنچ سکے۔

(عبدالمجید)

صدر سیمنٹ سٹاکسٹ ایسوسی ایشن بہاولپور

نام نہاد سنی کانفرنس والوں کی غنڈہ گردی

مولوی دوست محمد صاحب جو کہ جلسوں اور اجتماعوں میں دینی کتب فروخت کر کے اپنی گزر اوقات کرتے ہیں نہایت شریف اور غریب آدمی ہیں۔ حسب عادت انہوں نے اس کانفرنس کے موقعہ پر دینی کتب فروخت کرنے کے لئے رکھ دیں۔ کانفرنس کے غنڈوں نے مولوی صاحب موصوف کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور پولیس کی مداخلت پر بمشکل ان کی جان چھوٹی۔ ایک صد روپیہ نقد جیب سے نکال لیا گیا اور تقریباً بارہ سو روپے کی کتابیں بھی غنڈے اپنے ساتھ لے گئے، جب مولوی صاحب موصوف زخمی حالت میں سعید احمد کاظمی کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کا تدارک کرنے کے بجائے واقعہ کے پیش آنے کا انکار کیا جبکہ باہر موجود کاظمی فورس کے "نذر پہلوانوں" نے جواب دیا کہ جی اس نے جماعت اسلامی کی کتابیں رکھی ہوئی تھیں"۔ (حالانکہ یہ بات بھی غلط ہے) بہرحال مولوی صاحب کی وہ کتابیں اور یکصد روپیہ ابھی تک ان "سنی" امانت داروں کے بیت المال میں ہیں پھر المیہ یہ کہ اخبارات کو حسب تحریر احتجاج مظلومانہ بیان دیا گیا اور انہوں نے اشاعت کا وعدہ بھی کیا لیکن آج تک خدا جانے کس مصلحت کی

کی بنا پر پردہ بیان زینت اخبارات نہ بن سکا۔ ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس واقعہ کی تحقیق اور مولوی صاحب موصوف کی حق رسی کا مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت نے اس قسم کے فرقہ وارانہ اور متعصبین کو اگر کھلی چھٹی دے دی تو شر فار کا جینا دوبھر ہو جائے گا۔

(کریم نعمانیؔ)

(کبیر والا ضلع ملتان)

اصلاحِ معاشرہ

پاکستان قومی اتحاد کی جانب سے تحریکِ اصلاح معاشرہ کی مہم شروع کی جا چکی ہے۔ جس کا اولین مقصد معاشرے کو فحاشی ملاوٹ چوری اور دوسری سماجی برائیوں سے روکنا ہے۔ پی این اے کی جانب سے یہ نہایت مستحسن قدم ہے اس سے نظام مصطفیٰؐ کو تقویت ملے گی جبکہ دوسری جانب اسلامی نظام نافذ کرنے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں اب ہمیں خود چاہیئے کہ ہم ملاوٹ چور بازاری فحاشی اور دوسری برائیوں کو ختم کر دیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون بہانا بند کر دے اور اپنی زندگی اسلامی طرز پر استوار کرے اور یہی وقت ہے کہ ہم اسلام کا راستہ اپنا لیں اسلام ہی ایک ایسا رکن ہے جو لوگوں کو برائیوں سے گمراہ کر کے نیکی کی راہ گامزن کرتا ہے ہم اسلام کو اپنا کر ہی اپنا دین دنیا سنوار سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم تحریک اصلاحِ معاشرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نظام مصطفیٰؐ کے لئے راہ ہموار کریں۔ (فضل محمد عثمانی)

حرا مارکیٹ ڈیرہ اسماعیل خان شہر،

ہفتۂ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

شاہکار رسالتؐ مرادِ مصطفیٰؐ خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق اعظمؓ پر ۲۷ ذی الحجہ کی صبح جبکہ وہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، ملعون ازلی ابو لولو فیروزہ ایرانی نے ایک خفیہ سازش کے تحت خنجر سے پے در پے کئی وار کئے جس کے نتیجہ میں حضرت عمر فاروق اعظمؓ یکم محرم کو منصب شہادت پر فائز ہو کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئے اور حجرۂ عائشہ صدیقہؓ (گنبد خضریٰ) میں اپنے دو ساتھیوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کے ساتھ دفن کئے گئے۔

یہود کے آلۂ کار ملعون ابو لولو فیروز ایرانی نے اپنا خنجر فاروق اعظمؓ کے نہیں بلکہ دراصل اسلام کے سینے میں پیوست کیا، فاروق اعظمؓ نے کیا شہادت پائی کہ اسلام کا وہ عروج و ارتقاء ختم گیا جو فاروق اعظمؓ کے ہاتھوں ہو رہا تھا۔ بلکہ انہیں خفیہ ہاتھوں کے زیر اثر آہستہ آہستہ دور زوال شروع ہو گیا جو آج تک جاری ہے۔ اسی عظیم شخصیت کی یاد میں یکم محرم، یوم شہادت فاروق اعظمؓ سے (نہ کہ قبل از مرگ واویلا کے مصداق حملہ کی تاریخ، ۲۷ ذی الحجہ سے) آٹھ محرم تک روزانہ بعد نماز عشاء مختلف مساجد میں ذکرِ فاروقؓ کی مجالس منعقد ہوں گی۔ ان مساجد کے علاوہ باقی مسجدوں میں اور تقریباً ڈھائی سو انجمنیں ملک کے مختلف حصوں میں بھی یہ مجالس منعقد کریں گی تمام مسلمانوں اور نظام مصطفیٰؐ کے عاشقوں سے درخواست ہے کہ وہ ان مجالس میں شرکت کریں اور اپنے اندر روح فاروقی بیدار کریں۔ تاکہ دشمنانِ اسلام کے منصوبوں اور سازشوں کو تہس نہس کر کے اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر گاڑ سکیں۔

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ہم وزارتِ اطلاعات و نشریات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک کی نوے فیصد اکثریت کے قدیمی مطالبے کو تسلیم کرے اور ریڈیو ٹی وی کے ذریعے حفظِ مراتب کے اصول کے مطابق یکم محرم سے آٹھ محرم تک فاروق اعظمؓ کے متعلق پروگرام نشر کرے۔

عنوانات: ہفتۂ فاروق اعظمؓ میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر ہوں گی (۱) رسول اللہؐ کا منصب تعلیم و تربیت (۲) رسول اللہؐ کے تربیت یافتہ صحابہ کرامؓ قرآن کی روشنی میں (۳) جلیل القدر صحابہؓ (عشرہ مبشرہ کی عظمت (۴) خلفائے راشدینؓ (۵) مقام شیخینؓ (۶) مقام صدیقیت (۷) مقام فاروقیت (والشہداء) (۸) فاروق اعظمؓ کے کارنامے۔

(ہفتۂ فاروق اعظمؓ کمیٹی۔
اورنگ آباد ناظم آباد کراچی)

وفاقی وزیر بلدیات دورہ کریں

شوکگرہ تحصیل چارسدہ کا وہ وسیع اور گنجان آباد رقبہ ہے جس میں واقع بیسیوں دیہات کے عوام کی ۸۵ فیصد آبادی کا گزارہ صرف زراعت پر ہے۔ اور باقی ۱۵ فیصد عوام تجارت ملازمت اور محنت و مزدوری کر کے گزر بسر کر رہے ہیں۔ سابقہ حکومتوں کے دور میں اس علاقے کی پسماندگی ختم کرنے کیلئے بڑے بلند بانگ دعوے کئے گئے اور یہاں کی زرعی اجناس کی کھپت کے پیش نظر مختلف زرعی شعبوں میں صنعتی کارخانوں کے قیام کی ضرورت کو بھی ناگزیر قرار دیا گیا ہے مگر یہ ساری باتیں صرف نمود و نمائش کے لئے تھیں اور جہاں تک عملی قدم اٹھانے کا مسئلہ ہے کسی حکومت نے بھی عملاً کچھ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر حکومت پر سے یہاں کے عوام کا اعتماد بری طرح مجروح ہوا ہے اور اب تو حالت یہ ہے کہ عوام موجودہ حکومت کے بارہ میں بھی اسی خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ کہیں یہ بھی سابقہ حکومتوں کی نام نہاد ترقیاتی پالیسیوں کا رنگ روپ اختیار نہ کر لے مگر جیسا کہ موجودہ حکومت کے سربراہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور انکی کابینہ کے سول وفاقی وزراء اکثر موقعوں پر یہ کہتے رہے ہیں کہ وہ بے مقصد وعدے کر کے سیاسی مقصد برآری کے حق میں نہیں۔ اور وہ ٹھوس بنیادوں پر تمام اقتصادی اور معاشی مسائل حل کرنے پر زور دیتے ہیں۔ لہٰذا ان حقائق کے پیش نظر یہ قوی امید رکھنی چاہیئے کہ شوکگرہ کی پسماندگی کے خاتمے کے لئے ٹھوس بنیادوں پر منصوبہ بندی کی ضرورت سے صرف نظر نہیں کیا جائے گا اس سلسلہ میں یہاں کے عوام کی طرف سے یہ مطالبہ بے حد اہم ہے کہ وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی جناب محمد زمان خان اچکزئی کو شوکگرہ کے پسماندہ دیہات خصوصاً مرزا ڈھیر۔ ڈاگی۔ چینہ ترناب۔ ولدار گڑھی۔ غازو ڈھیری۔ سلیمی۔ کوٹ۔ نواں کلی۔ ڈانگ قلعہ۔ ڈوبا سنگر۔ میاں کلی اور دیگر دیہات کے جملہ مسائل۔ حل کرنے کے لئے اس علاقے کا جلد از جلد دورہ کرنا چاہیئے۔ امید ہے وزیر موصوف اس پر غور فرمائیں گے۔

سہیل گل۔ مرزا ڈھیر
شوکگرہ۔ چارسدہ۔ سرحد۔